دعوتِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم مراحل ومنہاج

(سیرت نگاری کا اہم عصری رجحان)

حافظ محمد سجاد*

اللہ تعالی نے انسان کو پیدا کیا اور اس کی جسمانی اور روحانی ضرورتوں کا اہتمام بھی کیا۔اس کائنات کو اللہ تعالی نے انسان کے لیے مسخر کر دیا تا کہ وہ اپنی مادی ضرورتوں کو پورا کر سکے۔ انسان کی روحانی ضرورتوں کو پورا کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ نے اپنی ہدایت کے ساتھ انبیاء کرام مبعوث فرمائے تا کہ وہ انسانوں کو نیکی کی دعوت دیں اور برائی سے منع کریں۔ عالم انسانیت کو زندگی کی حقیقت سے روشناس کرائیں۔انہیں زندگی کے معنی اور اس کے مقاصد سے آشنا کریں۔انہیں جینے کے طریقے سکھائیں اور اصول تمدن کی تعلیم دیں۔ارشاد ربانی ہے:

رُسُلاً مُّبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ لِئَلَّا يَكُوْنَ لِلنَّاسِ عَلَى اللّٰهِ حُجَّةٌ بَعْدَ الرُّسُلِ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا (۱)

اور ہم نے بھیجے اپنے رسول خوشخبری دیتے ہوئے اور ہوشیار کرتے ہوئے تا کہ لوگوں کے پاس ان رسولوں کے بعد اللہ تعالی کے خلاف کوئی عذر باقی نہ رہے اور اللہ تعالیٰ غالب اور حکمت والا ہے۔

اللہ تعالی نے سب سے آخر میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین بنا کر مبعوث فرمایا۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے دو پہلو ہیں۔یعنی اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دو بعثتوں کے ساتھ مبعوث فرمایا۔ایک بعثت خاص ہے یعنی اہل عرب کی طرف اور اس بعثت کی ذمہ داری یعنی دعوت وتبلیغ و اتمام حجت آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے براہ راست انجام دی اور دوسری بعثت عام، جو تمام دنیا کی طرف ہے۔اس کی ذمہ داریاں ادا کرنے کے لیے اللہ تعالی نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک امت عطا فرمائی اور اس امت کو یہ حکم دیا گیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس دینِ حق کا پیغام تم تک پہنچایا ہے اس کی دعوت وتبلیغ اسی طرح اور اسی طریق سے تم دوسروں کو بھی کرتے رہو۔ارشاد ہوتا ہے:

كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ(۲)

---

* ایسوسی ایٹ پروفیسر، چیئرمین شعبہ اسلامی فکر، تاریخ وثقافت، علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی، اسلام آباد، پاکستان۔

''تم بہترین امت ہو جو لوگوں کے لیے برپا کئے گئے ہو نیکی کا حکم دیتے ہوئے برائی سے روکتے ہو۔اور اللہ پر ایمان لاتے ہو۔''

قرآن مجید اور رسول اللہ ﷺ کی تعلیمات سے یہ بات واضح ہے کہ دعوت وتبلیغ اس امت کی اصل ذمہ داری ہے۔اسی بناء پر علماء نے اس کو امت مسلمہ کے لیے واجب قرار دیا ہے۔سلف سے خلف تک کوئی بھی صاحبِ علم ایسا نہیں ہے جس نے امر بالمعروف و نہی عن المنکر کو اساسِ دین کی حیثیت سے پیش نہ کیا ہو اور اسے امت مسلمہ کا اہم فرض نہ قرار دیا ہو۔دعوت اور تبلیغ دین میں امت مسلمہ کے لیے بہترین اسوہ رسول اکرم ﷺ کی زندگی ہے۔یہی وجہ ہے کہ داعیانِ اسلام نے دعوت حق میں آپ ﷺ کی سیرت اور منہجِ دعوت کو پیش نظر رکھا اور آئمہ سیرت نے بھی آپ کی مکی و مدنی دور کے منہجِ دعوت کو بیان کیا ہے۔

آئمہ سیرت کے ہاں سیرت نگاری کے تین مقبول مناہج ہیں۔ایک طریقہ یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی حیات مبارکہ کو زمانی ترتیب سے بیان کیا جائے۔اس طریقہ کی رو سے سیرت نگار آپ ﷺ کی ولادت سے شروع کرتے ہیں اور عموماً وفات پر اختتام کرتے ہیں۔یہ سیرت نگاری کا سوانحی انداز ہے۔ہمارے قدیم مآخذ سیرت اور اردو ادب سیرت میں یہ طریقہ زیادہ رائج اور مقبول ہے۔دوسرا طریقہ یہ ہے کہ سیرت طیبہ کو اس طرح تحریر کیا جائے کہ اس کی ضرورت و وسعت اور عالمگیریت واضح ہو۔یہ سیرت نگاری کا صفاتی انداز ہے جب کہ سیرت نگاری کی تیسری قسم وہ ہے۔جس میں حیات طیبہؐ کے کسی خاص پہلو کو زیر بحث لایا جائے۔جیسے رسول اللہ کے غزوات، عہد نبویؐ کا دعوتی نظام، رسالت مآبؐ بحیثیت قانون دان، رسول اکرم ﷺ کی سیاسی زندگی وغیرہ اس قسم کو سیرت نگاری کا موضوعی انداز کہا جاتا ہے۔عہد جدید میں سیرت کے موضوعاتی ادب میں دعوت نبوی ﷺ کے مراحل و منہج دعوت کا مطالعہ شاید سیرت نگاری کا اہم ترین رجحان و موضوع ہے۔

خصوصاً بیسویں صدی عیسوی میں اسلامی تحریکات سے وابستہ مفکرین اور مربیین و دعاۃ نے رسول اللہ ﷺ کی دعوتی زندگی کے مختلف مراحل و ادوار اور مناہج و اسالیب دعوت کو اپنی تحقیق کا موضوع بنایا ہے۔اسی طرح مسلم ممالک میں اسلامی جامعات کے کلیہ و شعبہ ہائے دعوت و ارشاد نے مختلف سطح پر سندی مقالات کے لیے آپ ﷺ کی دعوت اور طریق دعوت پر مطالعات پیش کئے ہیں۔سیرت نگاری کے اس اہم رجحان پر عربی، اردو میں متعدد کتب شائع ہوئیں۔زیر نظر مقالہ میں اسی رجحان کی نمائندہ کتب سیرت کا جائزہ پیش خدمت ہے۔جس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

(الف) سیرت کے دعوتی منہاج کے مطالعہ کے محرکات وعوامل

(ب) مراحلِ دعوتِ نبوی ﷺ پر لکھی گئی کتب سیرت کا جائزہ

(ج) مناہج واسالیبِ دعوتِ نبوی ﷺ پر لکھی گئی کتب سیرت کا جائزہ

(د)۔مراحل ومناہج دعوتِ نبوی ﷺ پر لکھی گئی کتب سیرت کی فہرست

(الف)۔سیرت کے دعوتی منہاج کے مطالعہ کے محرکات وعوامل

ا۔دعوت وتبلیغ کی اہمیت

قرآن مجید اور احادیث میں دین کی طرف بلانے کے لیے جو کلمات واصطلاحات آئی ہیں ان میں سے ایک لفظ ''دعوت'' ہے۔ یہ کلمہ (د ع و) قرآن مجید میں دوسو آٹھ مرتبہ مختلف صیغوں اور صورتوں میں آیا ہے۔(۳) جس میں چوالیس مرتبہ اللہ تعالیٰ اور اس کے دین کی طرف بلانے کے لیے استعمال ہوا ہے۔اسی طرح تبلیغ کا کلمہ بھی بیان ہوا ہے۔یہ کلمہ قرآن مجید میں اسی مادے سے ۷۸ مرتبہ آیا ہے اور ان میں ایک تہائی کے قریب یعنی ۲۷ مرتبہ دین کی تبلیغ کے معنی اور مفہوم میں وارد ہوا ہے۔(۴) اسی طرح ہدایت، نصیحت، وصیت، امر بالمعروف ونہی عن المنکر، ذکر، شہادت علی الناس، اظہار دین جیسی اصطلاحات بھی بیان ہوئیں ہیں(۵) جن میں دعوت و اصلاح اور بھلائی کی طرف بلانے کا مفہوم پایا جاتا ہے۔ چنانچہ دین کی بنیادی تعلیمات واحکام کو لوگوں تک محنت و حکمت، محبت والفت اور فصاحت و بلاغت سے شیرین ومزین بنا کر اس طرح پہنچانا کہ ان کے دل ودماغ میں اتر جائیں۔یہی دین کی تبلیغ اور طریقہ تبلیغ کا مفہوم ہے۔اسی تبلیغ کے سلسلے کو جاری رکھنے کے لیے ارشاد باری تعالیٰ ہے:

كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ تَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ (۶)

تم بہترین امت ہو جو لوگوں کے لیے نکالی گئی ہو۔تم نیکی کا حکم دیتے ہو اور برائی سے منع کرتے ہو۔

وَلْتَكُنْ مِنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ وَ يَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ يَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ (۷)

اور چاہیئے کہ تم میں ایک ایسی جماعت ہو جو بھلائی کی دعوت دے۔نیکی کی طرف بلائے اور برائی سے منع کرے۔

وَالْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ يَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ (۸)

مومن مرد اور مومن عورتیں ایک دوسرے کے دوست ہیں۔ نیکی کا حکم دیتے ہیں اور برائی سے روکتے ہیں۔

رسول اللہ ﷺ نے بھی دعوت وتبلیغ کے لیے تلقین فرمائی ہے، ارشاد ہوتا ہے:

"نَضَّرَ اللّٰهُ امْرَأً سَمِعَ مِنَّا شَيْئًا فَبَلَّغَهُ كَمَا سَمِعَ، فَرُبَّ مُبَلَّغٍ أَوْعَى مِنْ سَامِعٍ"(۹)

''اللہ تعالیٰ خوش وخرم رکھے اس شخص کو جس نے ہم سے کوئی بات سنی اور اسے جیسا سنا تھا ویسا ہی دوسروں تک پہنچایا کیونکہ بہت سے وہ لوگ جنہیں بات پہنچائی جاتی ہے سننے والوں سے زیادہ محافظ ہوتے ہیں۔''

امت مسلمہ کی دنیاوی فلاح اور اخروی نجات کی راہ اسوۂ رسول ﷺ کی پیروی میں ہے۔ تاریخ شاہد ہے کہ امت اپنے بعثت کے مقصد یعنی دعوت الی اللہ کے فریضے سے جب تک وابستہ رہی اس کو عروج اور غلبہ حاصل رہا اور جس قدر اس عظیم الشان فرض منصبی سے کوتاہی اور غفلت برتی گئی اسی قدر ملت زوال کا شکار ہوئی۔

امت کی حیات و بقا دعوت میں ہے مگر بدقسمتی سے اس طرف توجہ بہت کم دی گئی۔ بعض جدید مفکرین اسلام کی رائے تو یہ ہے کہ:

امت مسلمہ کے ائمہ مجتہدین اور مفکرین نے اسلام کے پورے فکری سرمائے میں دعوتی مضمون کو اہمیت نہیں دی یہاں تک کہ نہ کسی حدیث، فقہ اور تاریخ کی کتاب میں دعوت کا باب ہے اور نہ ہی کوئی کتاب۔(۱۰)

یہ حقیقت ہے کہ متقدمین اور متاخرین ائمہ سیرت کے ہاں بھی خالص دعوتی نقطۂ نظر سے کوئی کتاب دستیاب نہیں۔(۱۱)

عہد حاضر میں دعوت وتبلیغ کی اسی اہمیت کے پیش نظر سیرت نگاروں نے اس موضوع کی طرف توجہ دی اور رسول اکرم ﷺ کی دعوتی زندگی سے فہم وبصیرت حاصل کرتے ہوئے ادب سیرت کو سیراب کیا ہے۔

۲۔ اسلامی دعوتی واحیائی تحریکات کے لیے نمونہ عمل

بیسویں صدی عیسوی میں خلافت عثمانیہ کے زوال کے بعد عالمِ اسلام پر سامراجی قوتوں کا غلبہ ہو گیا۔ یورپی افکار ونظریات نے مسلمانوں کو اپنا گرویدہ بنا لیا۔ مسلم معاشرہ اور نوجوان، مغربی تہذیب وتمدن کی ظاہری چمک دمک کے دام میں گرفتار ہو گئے۔ تمام مسلم ممالک اغیار کی ذہنی وعملی غلامی میں مبتلا ہو گئے، سیاسی، معاشی، تہذیبی اور دینی زوال کے سبب نئی نسل دینی شعار اور اسلامی تہذیب وتمدن سے کوسوں دور ہوئی۔ ان حالات میں سامراجی قوتوں نے اسلامی نظامِ حکومت ختم کر کے سامراجی طرزِ حکومت کو جاری وساری کر دیا۔ رنگ ونسل اور قوم وطن، زبان وعلاقہ کے تعصّبات کو ابھار کر مضبوط اسلامی وحدت کو پارہ پارہ کر دیا، اور دیکھتے ہی دیکھتے ایک دین،

ایک قرآن، اور ایک رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو ماننے والی ملتِ اسلامیہ کے درمیان تفرقہ وفساد، جنگ وجدال، اور بغض ونفرت کے شعلے بھڑکنے لگے، عالم اسلام میں الحاد ولادینیت اور نصرانیت وصیہونیت کا زور بڑھتا گیا۔ نظامِ قانون، ثقافت و کلچر، تعلیم وتمدن، حکومت وسیاست، معاشرت ومعیشت، زبان وادب، غرض یہ کہ تمام چیزیں مغربی رنگ میں رنگ گئیں، عربی زبان وادب، شرعی قوانین پر مبنی نظام عدل، اسلامی تہذیب وتمدن، اور قومی وملی انفرادیت کو ختم کرنے کی منظم سازشیں کی گئیں۔

اس اضطرابی حالت میں دین اسلام کا درد رکھنے والوں نے آگے بڑھ کر نشاۃ اسلام کے لیے عالمِ اسلام میں دعوتی واصلاحی تحریکوں کا آغاز کیا، ان تحریکوں نے دعوت وتجدید کا بیڑا اُٹھایا، امت کی فکری وعملی رہنمائی کی اور شکست خوردگی کا احساس ختم کیا، مسلمانوں کے اندر خودداری واعتماد کو پروان چڑھایا، اور ملت اسلامیہ کے احیاء اور اقامت دین کے عملی نفاذ کو اپنا منشور بنایا۔ اسلامی تحریکوں نے اسلام اور اسلامی تہذیب کو درپیش خطرات کا احساس کیا، مغربی تہذیب وتمدن کی بے مقصدیت کو واضح کیا، لادینیت والحاد کا مقابلہ کیا، اشراکیت وسرمایہ داری کے ظالمانہ نظام کی حیثیت عالم انسانیت پر واضح کی، اسلامی تعلیمات کی وقعت، اہمیت وافادیت کو اجاگر کیا۔ امت مسلمہ کے اندر اتحاد واتفاق، اور وحدت کا مضبوط رشتہ قائم کیا اور حریت وجہاد، تزکیہ نفس، اخلاقِ عالیہ، اور رفاہی فلاحی افکار وتعلیمات کو امت مسلمہ کے شعور کا حصہ بنایا۔ فکری وعملی سطح پر اسلامی نظامِ حیات کا جامع تصور پیش کرتے ہوئے، انسانی زندگی کے ہر شعبہ سے متعلق اسلامی تعلیمات کو عصری تقاضوں اور ضرورتوں کو مدِنظر رکھ کر مرتب کیا۔ اسلام کی اولیت وفوقیت کو عقلی وسائنسی دلائل کی روشنی میں ثابت کیا، اسلام پر کیے جانے والے مغرب اور مستشرقین کے اعتراضات والزامات کا بھرپور جواب دیا، اسلام اور پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم پر دلنشیں، عام فہم اور مدلل کتابیں تصنیف کی گئیں، جن میں اسلامی پیغام ودعوت کی افادیت اور عملیت کو اجاگر کیا گیا۔

دعوتی واصلاحی تحریکات نے سب سے پہلے افراد اور معاشرہ کی تربیت کی طرف توجہ دی اور اس کے ساتھ ساتھ اسلام کے سیاسی، معاشی ومعاشرتی، اخلاقی وروحانی نظام کو پیش کیا۔ دعوتی وتربیتی نصاب کے لیے اسوۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے پرنور تعلیمات کو اخذ کیا گیا۔ کیونکہ اللہ تعالی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں فرمارہے ہیں۔

قُلْ هٰذِهٖ سَبِيْلِيْٓ اَدْعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ عَلٰى بَصِيْرَةٍ اَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِيْ (۱۲)

کہہ دو یہ میرا راستہ ہے میں پوری بصیرت کے ساتھ اللہ کی طرف بلاتا ہوں۔ میں خود بھی اور میری اتباع کرنے والے بھی۔

یہ آیت بتاتی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے مخلص ساتھی پوری بصیرت کے ساتھ دعوت الی اللہ کا فریضہ

انجام دے رہے تھے۔ یہ اللہ تعالی کی طرف سے اس بات کی گواہی ہے کہ جو نور بصیرت اس کام کے لیے رسول اللہ ﷺ کو ملا تھا اس سے وہ مبارک جماعت بھی بہرہ یاب تھی جو اس کام میں آپ کے ساتھ لگی ہوئی تھی۔صحیح بات یہی ہے کہ بغیر بصیرت کے یہ فرض کوئی گروہ انجام دے بھی نہیں سکتا(۱۳) آپ ﷺ کی اطاعت و اتباع کرتے ہوئے اسلامی دعوتی تحریکات نے ایسا دعوتی و اصلاحی لٹریچر تیار کیا جو سیرت رسول ﷺ سے مستنیر تھا۔خصوصا رسول اللہ ﷺ کی مکی و مدنی زندگی کے مختلف مراحل دعوت کو پیش نظر رکھا گیا۔(۱۴)

۳۔اسلام کی اصل قوت دعوت

ہر زمانے میں اسلام کی اصل قوت و طاقت دعوت میں ہی رہی ہے۔خوش قسمتی سے موجودہ زمانہ میں اسلام کے دعوتی عمل کو زندہ کرنے کے مواقع غیر معمولی حد تک بڑھ گئے ہیں۔مذاہب کے تقابلی مطالعہ سے یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ اسلام کے سوا تمام مذاہب غیر معتبر ہیں اور پھر انھیں تاریخی اعتباریت بھی حاصل نہیں، جبکہ اسلام اپنے پیغام کی تاریخیت، ابدیت اور کاملیت سے معتبر ثابت ہو چکا ہے۔اس نقطۂ نظر سے مستشرقین نے دعوت اسلام کی تاریخ کا مطالعہ کیا(۱۵) اور عالم اسلام کے ہاں بھی ایسے علمی و تحقیقی ادارے وجود میں آئے جنھوں نے دعوت، اصول دعوت، اسالیب دعوت اور خصوصا رسول اکرم ﷺ کی سیرت و دعوت کو تحقیق کا موضوع بنایا۔عالم عرب کی جامعات اور وزارت ہائے دعوت و ارشاد کے تحت دعوت پر وسیع لٹریچر تیار ہوا۔(۱۶) مغرب میں بسنے والے مسلمانوں نے بھی ایسی اکیڈمیوں کی بنیاد رکھی جہاں دعوتی مواد کے ساتھ ساتھ افراد کو بھی تربیت دی جا سکے تاکہ وہ غیر مسلم معاشرہ میں اسلام کی دعوت پہنچا سکیں۔(۱۷)

۴۔رسول اکرم ﷺ بطور داعی

اللہ تعالی نے قرآن مجید میں آپ ﷺ کو داعیانہ صفات سے یاد فرمایا ہے۔ارشاد ہوتا ہے۔

> يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا وَّدَاعِيًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِيْرًا(۱۸)
>
> نبی ﷺ ہم نے آپ کو گواہی دینے والا، خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا، اللہ تعالی کے حکم سے اس کی طرف دعوت دینے والا اور روشن چراغ بنا کر بھیجا ہے۔''
>
> يٰٓاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ وَ اِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ(۱۹)
>
> اے رسول جو کچھ تمھارے رب کی طرف سے تم پر نازل کیا گیا ہے وہ لوگوں تک پہنچا دو۔اگر تم نے ایسا نہ کیا تو اس کی پیغمبری کا حق ادا نہ کیا۔

قرآن مجید میں منصب نبوت کے مقاصد، پیغام دعوت، مراحل دعوت، حکمت دعوت، اصول دعوت، دعوت کا ممکنہ ردعمل، دعوت کی مخالفت کے اسباب ومحرکات اور دعوت کی کامیابی کے اصول بھی بیان کردیے گئے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ عہد حاضر میں سیرت نگاری کے نئے رجحان، قرآن حکیم اور روایات صحیحہ کی روشنی میں سیرت طیبہ کو مرتب کیا گیا تو آپ ﷺ کی زندگی کے دعوتی پہلو مزید نکھر کر سامنے آگئے۔

آپ ﷺ نے حکم الٰہی کے مطابق اس دعوت کو عرب وعجم تک پہنچایا، آپ نے دعوت وتبلیغ کے تمام عملی مراحل کا نمونہ بھی دیا اور تبلیغی اصول بھی دیے۔ آنے والے تمام تبلیغی کارکنوں کے لیے یہ اصول بہترین رہنمائی کا کام دیتے رہیں گے۔ اسی کی پیروی کا امت مسلمہ کو حکم بھی دیا گیا ہے۔ ارشاد ہوتا ہے۔

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَ یَغْفِرْلَكُمْ ذُنُوْبَكُم وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْم (۲۰)

اللہ تعالیٰ کی خوشنودی آپ کی پیروی میں ہے یہی وجہ ہے کہ عہد حاضر کے سیرت نگاروں نے آپ کی دعوتی زندگی کو مطالعہ کا موضوع بنایا ہے۔ سیرت رسول ﷺ کے دعوتی منہاج سے ہی فہم دعوت، حکمتِ دعوت کو اخذ کیا جا سکتا ہے اس لیے تمام داعیان اسلام کے لیے آپ ﷺ کے دعوتی احوال کی معرفت ضروری ہے تاکہ ان کے دعوتی پیغام میں بصیرت پیدا ہو سکے۔ آپ ﷺ کی دعوت کے مراحل ومنہاج کے مطالعہ سے ایک داعی میں درج ذیل داعیانہ اوصاف اور خوبیاں پیدا ہو سکیں گی۔

۱۔ داعی کی شخصیت کیسی ہونی چاہیے، ایک داعی کن اوصاف وصفات سے متصف ہو، علم وہنر اور اخلاق و کردار میں وہ ایک مثالی حیثیت کا حامل ہو۔ ایسی تمام صفات کو سیرت رسول ﷺ سے ہی اخذ کیا جا سکتا ہے۔

۲۔ یہ جاننا بھی ضروری ہے کہ کس کی دعوت دی جا رہی ہے، دعوتی مضمون کی نوعیت کیا ہے، کن کو دعوت دی جا رہی ہے، مدعوین ومخاطبین کون ہیں؟ ان کے احوال کی معرفت بھی بڑی اہمیت کی حامل ہے۔ آپ ﷺ کا دعوتی اسوۂ اس سلسلے میں راہنمائی عطا کرتا ہے۔

۳۔ وسائل و اسلوب دعوت کی معرفت بھی ضروری ہے۔ مؤثر وسائل اور اسالیب کی پہچان بھی سیرت رسول ﷺ میں دیکھی جا سکتی ہے یہی وہ بنیادی عوامل اور محرکات تھے جن کی بنا پر سیرت کے دعوتی پہلو کے مطالعات کی ضرورت پیش آئی۔

(ب) دعوتِ نبوی ﷺ کے مراحل پر لکھی گئی کتب سیرت کا جائزہ

سیرت نبویؐ کے امامین ابن اسحٰق (۷۰۴۔۷۶۷ء) اور ابن ہشام (م۸۳۳ء) سے لے کر عہد حاضر تک

تمام سیرت نگار بعثت نبوی کے بعد دعوت وتبلیغ نبویؐ کا ذکر کرتے ہیں۔اس ضمن میں وہ مکی عہد نبوت کو دعوت وتبلیغ کے لحاظ سے کئی مراحل میں تقسیم کرتے ہیں۔سبھی سیرت نگاروں کے ہاں عموماً تین مراحل دعوت بیان ہوئے ہیں۔ خفیہ دعوت کے تین سال، دعوت ذوالعشیرہ اور علانیہ دعوت یا دعوت عام۔ان تین مراحل دعوت پر بھی بہت سرسری انداز میں گفتگو کی گئی ہے۔(۲۱)

علامہ ابن قیم الجوزیؒ نے پہلی بار تفصیل کے ساتھ دعوت نبوی کے پانچ مراحل ومراتب بیان کیے ہیں۔ لکھتے ہیں۔

المرتبة الاولى۔ النبوة

المرتبة الثانية ۔ انذار قومه

المرتبة الثالثة ۔ انذار عشيرة الاقربين

المرتبة الرابعة۔ انذار قوم ما آتا هم من نذير من قبله و هم العرب قاطبة

المرتبة الخامسة ۔ انذار من بلغه دعوته من الجن و الانس الى آخر الدهر(۲۲)

امام ابوزھرۃؒ نے دعوت نبوی کے تین مراحل بیان کیے ہیں۔

۱۔ بيت النبوة (خفیہ طریقے سے اپنے قریب ترین رفقاء واعزہ کو دعوت)

۲۔ذوالعشیرہ (اپنے اہل وعیال اور اپنے چچاؤں کو دعوت)

۳۔ دعوة عام (قریش اور عام لوگوں کو دعوت)(۲۳)

احمد شلبی نے دعوت کو تین مراحل میں بیان کیا ہے۔

۱۔خفیہ دعوت

۲۔دعوت بنی عبدالمطلب

۳۔دعوت عام(۲۴)

ڈاکٹر رؤف شلبی نے دعوت نبوی کے مراحل کو چار حصوں میں بیان کیا ہے۔

۱۔ قم فانذر (یہ دعوت کا خفیہ دور ہے)

۲۔و انذر عشيرتك الاقربين (اس سے علانیہ دعوت کا آغاز ہوتا ہے)

۳۔لتنذر ام القرى و من حولها (بقول طبری مکہ اور اس کے شرق وغرب میں قبائل عرب کو دعوت)

۴۔لتخرج الناس من الظلمات الى النور (عالمی دعوت کا آغاز، تمام انسانیت کو دعوت حق کی

تلقین)(۲۵)

جدید سیرت نگاروں نے اسی منہج و اسلوب کو اختیار کرتے ہوئے دعوت نبویؐ کے مراحل پر تفصیلی و تجزیاتی مطالعات پیش کئے۔ انھوں نے سیرت طیبہ کو دو حصوں میں تقسیم کیا۔ مکی عہد نبوت اور مدنی عہد نبوت، ۔پھر ان دونوں ادوار کا الگ الگ تجزیہ کرتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دعوتی منہج کا مطالعہ کیا۔ اس نہج و اسلوب میں کئی کتب سیرت لکھی گئیں، عربی زبان میں جن سیرت نگاروں نے کلی طور پر دعوت نبوی کے مراحل و منہاج پر کتب لکھیں ان میں ڈاکٹر رؤف شلبی کی'' الدعوة الاسلامية فی عهد هاالمكی مناهجها وغاياتها،، الدعوةالاسلامية فی عهد ها المد نيمناهجها وغاياتها،، علی بن جابر الحربی کی'' منهج الدعوة النبوية فی المرحلة المكية،، عبد الوهاب كحيل، الجو انب الاعلامية فی حياة الرسول، مرحلة الاعداد والممارسة فی مكة، اور الحرب النفسية ضد الاسلام فی عهد الرسول فی مكة،، William Montgomery Watt کی'' Muhammad at Mecca،، اور Muhammad at Medina، حمود بن جابر حارثی کی منهج الدعوة والعمل فی المرحلة المكية، الطیب برغوث کی کتاب ،، منهج النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی حماية الدعوية والمحافظة على منجزاتها خلال الفترة المكية ،احمد غلوش احمد کی کتاب،، السيرة النبوية والدعوة فی العهد المكی، جمعۃ علی الخولی کی کتاب، فقه الدعوة (دراسة موضوعية لسيرة الدعوة و منهجها فی العهد المدنی) ڈاکٹر منیر الغضبان کی کتاب ، المنهج الحر كی للسيرة النبوية،علی رضوان احمد الاسطل کی ،، الوفود فی العهد المكی واثرها الاعلامی، وغیرہ ۔ مراحل دعوت پر لکھی گئی یہ چند معروف کتب سیرت ہیں (۲۶) اردو میں جن سیرت نگاروں نے جزوی طور پر دعوت نبویؐ کے مراحل و منہاج کو تحقیق کا موضوع بنایا ہے ان میں علامہ شبلی نعمانی و سید سلیمان ندویؒ، قاضی محمد سلیمان سلمان منصور پوریؒ، مولانا حفظ الرحمٰن سیوھارویؒ، مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ، ڈاکٹر محمد حمید اللہؒ، مولانا امین احسن اصلاحیؒ، جناب طالب ہاشمی، مولانا وحید الدین خان، ، ڈاکٹر اسرار احمدؒ ،جناب خالد مسعودؒ اور ڈاکٹر فضل الٰہی شامل ہیں۔سید ابو الاعلی مودودیؒ، مولانا صفی الرحمٰن مبارک پوریؒ، مولانا محمد یوسف اصلاحی ،ڈاکٹر یٰسین مظہر صدیقی ،نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت، اسلوب دعوت اور مراحل دعوت پر تفصیلا لکھا ہے (۲۷) ۔ سیرت میں دعوتی رجحان کے حوالے سے ان سب کی تحقیقات کا جائزہ لینا تو مشکل ہے ۔ہم ان میں سے چند مثالیں پیش کرتے ہیں۔

(1) سید ابو لاعلی مودودیؒ (۱۹۰۳ء ۔ ۱۹۷۹ء) کی ''سیرت سرور عالم'' جلد دوم مکی عہد نبوت پر لکھی گئی ہے ۔ سیرت کے دعوتی رجحان پر اردو میں سب سے عمدہ کتاب ہے۔ یہ کتاب چودہ ابواب پر مشتمل ہے یعنی قرآن اپنے

لانے والے کو کس حیثیت سے پیش کرتا ہے، رسول اللہ ﷺ کا خاندان: پیدائش سے آغاز نبوت تک، آغاز رسالت اور خفیہ دعوت کے ابتدائی تین سال، دعوت حق کے لیے ہدایات جو نبی ﷺ کو دی گئیں، دعوت اسلامی کی حقیقی نوعیت، دعوت عام کی ابتداء، دعوت اسلامی کو روکنے کے لیے قریش کی تدبیریں، ہجرت حبشہ۔ باب چار سے لے کر نو تک رسول اللہ ﷺ کی دعوت کے مختلف حالات تفصیل سے بیان کئے ہیں۔ باب بارہ مکہ میں قبائل عرب کو دعوت اسلام کی روئیداد پر مشتمل ہے جبکہ چودھویں اور آخری باب میں مکی دور کا مجموعی جائزہ لیا گیا ہے۔

باب چہارم آغاز رسالت اور خفیہ دعوت کے ابتدائی تین سال (ص۱۲۹ تا ۱۶۲) کے جائزے پر مشتمل ہے۔ سید مودودی کے بقول:

> سورہ اقراء کی ابتدائی پانچ آیاتِ کریمہ کے نزول سے نبوتِ محمدی کا آغاز ہوا اور فترہ کے بعد سورہ مدثر کی ابتدائی سات آیاتِ کریمہ کی تنزیل سے رسالتِ محمدی کا۔ ان آیات میں آپ ﷺ کو دعوتِ دین کا حکم دیا گیا اور اس سے متعلق ہدایات دی گئیں۔

سید مودودی نے ان ہدایات ربانی کا مفصل تجزیہ فرمایا ہے جو کہ مؤلفِ گرامی کے تجزیاتی مطالعے کا شاہکار ہے(۲۸) جبکہ دوسرے سیرت نگاروں کے ہاں اس کا ذکر بہت کم پایا جاتا۔ (۲۹) مولانا نے بھی مکی عہد نبوت کو دعوتی مراحل میں تقسیم کیا ہے۔ ''خفیہ تبلیغ کا تین سالہ دور'' پر روایاتِ سیرت و حدیث و تفسیر کی روشنی میں عمدہ تحلیل و تجزیہ پیش کیا ہے۔ خفیہ دعوت (۳۰) کی حکمت بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو تبلیغِ رسالت کی جو حکمت سکھائی تھی اس کے مطابق آپؐ نے اپنا کام، چھوٹتے ہی اعلان نبوت کر دینے اور لوگوں کو دعوت عام دینے سے نہیں کیا بلکہ ابتدائی تین سال تک آپ خفیہ طریقے سے اسلام کو ان سعید روحوں تک پہنچاتے رہے جو محض دلیل و برہان اور تفہیم و تذکیر سے توحید کو قبول کرنے اور شرک چھوڑنے پر آمادہ ہوسکتی تھیں، اور اس کے ساتھ جن پر یہ اعتماد بھی کیا جاسکتا تھا کہ وہ اس تحریک کو اس وقت تک راز میں رکھیں گی جب تک اللہ تعالیٰ کے اذن سے ہادی برحق، اعلان عام اور واشگاف دعوت الی اللہ شروع کر دینے کا فیصلہ نہ فرمائیں۔(۳۱)

ڈاکٹر یٰسین مظہر صدیقی کی رائے ہے کہ:

مولانا مودودی غالباً واحد جدید اردو سیرت نگار ہیں جنھوں نے روایات کے تجزیے اور تحلیل کی بنیاد پر دارِ ارقم (۳۲) میں مرکز تبلیغ و اجتماع کا قیام، ثابت کرنے کے علاوہ، اس کے اسباب اور تاریخی تناظر اور زمانی توقیت سے بحث کی ہے۔ ان کا خیال ہے کہ دارِ ارقم کو مرکز تبلیغ و تعلیم ڈھائی سال کی مدت کے بعد اس لیے بنایا گیا تھا کہ

مسلمانوں اور کافروں میں تصادم کا خدشہ پیدا ہو گیا تھا۔لیکن اس توقیت سے حضرت ابوذر غفاریؓ کے اسلام قبول کرنے کی صحیح روایت میل نہیں کھاتی، انھوں نے آغاز نبوت ہی میں اسلام قبول کیا تھا اور دارارقم میں ہی کیا تھا جب مسلمان تھوڑے تھے۔غالبًا یہ مرکزِ اسلام ابتدا ہی میں وجود میں آ گیا تھا اور پھر وہ بقول مولانا مودودی خفیہ و علانیہ دعوت کے زمانے میں سب سے بڑا مرکزِ اسلام بنا رہا۔مولانا مودودی کے تحلیل و تجزیے کی ایک شاہکار بحث وہ ہے، جس کا سوالیہ عنوان ہے:' تین سال کی خفیہ دعوت میں کتنا کام ہوا؟' مولانا مودودی نے بڑی تلاش و تجسس کے بعد اس سہ سالہ دورِ تبلیغ کے دوران مسلمان ہونے والوں کی ایک فہرست تیار کی ہے، جو خاندانوں کے اعتبار سے تیار کی گئی ہے وہ بنو ہاشم ،بنو مطلب ،بنو عبد شمس ،بنوامیہ اور ان کے حُلفاء۔ بنو تمیم اور ان کے حُلفاء۔بنو اَسَد ،بنو عبد العزیٰ، بنو زہرہ اور ان کے حُلفاء۔ بنو عدی اور ان کے حُلفا، بنو عبد الدار، بنو جمح ،بنو سہم اور ان کے حُلفا، بنو مخزوم اور ان کے حلفا، بنو عامر بن لوی بنو فہر بن مالک ،بنو عبد قصی کے علاوہ غلام و باندی مسلمانوں اور کم از کم دو غیر قریشی ر غیر ملکی ۱۲۹ افراد پر مشتمل ہے اور اولین چار مسلمانوں کو شامل کر کے ان کی تعداد ۱۳۳ ہو جاتی ہے۔بلا شبہ تحلیل و تجزیہ روایات اور تجزیاتی مطالعہ سیرت کی یہ نادر مثال ہے، جو صرف مولانا مودودی جیسے مفکر و عبقری کے قلم سے نکل سکتی تھی۔(۳۳) تمام قدیم و جدید سیرت نگار، دعوتِ عام کی ابتدا، کا باب بالعموم قریب ترین اعزہ کی دعوت کے باب سے شروع کرتے ہیں۔مولانا مودودی نے سب سے ہٹ کر، روایات کے تجزیے و تحلیل کے بعد،دلائل و براہین کے ساتھ یہ ثابت کیا ہے کہ،اسلام کا اولین اظہار،رسول اکرم ﷺ نے حرمِ کعبہ میں نماز پڑھ کر کیا تھا۔یہ قریش مکہ کی نماز سے مختلف تھی اور خالص اسلامی نماز تھی اس نماز نے ابوجہل جیسے دشمن دین میں شدید ردِعمل پیدا کیا تھا۔جس کا ذکر سورۃ اقرأ آیات کریمہ ۶، ۱۹میں ملتا ہے۔مولانا مودودی نے اسی واقعے سے متعلق ان روایات کونقل کیا ہے ،جو کتبِ حدیث و سیرت میں ابوجہل مخزومی کی حرکات ،بالخصوص نماز سے روکنے سے متعلق ملتی ہیں۔ان کی یہ بحث بہت وقیع اور عمدہ تجزیے پر مبنی ہے۔ اپنے قریب ترین خاندان والوں کو دعوت' مولانا مودودی کے نزدیک دعوتِ عام کا دوسرا قدم ہے،اولین نہیں۔بلا ذری، ابن اثیر،سورۃ الشعراء،(۲۶:۲۱۴) اور دوسری معتبر روایات سے انھوں نے اس کا مواد تیار کیا ہے۔' قریش کے تمام خاندانوں کو دعوت' تیسرا قدم تھا اور اس کا آغاز کوہِ صفا کے خطبے سے ہوا تھا۔مولانا مودودی کی یہ بحث جامع ،احادیث پر مبنی اور متعدد روایات سے بحث کرتی ہے اور خطبے کا متن دیتی ہے۔
اسی طرح دعوتِ عام میں روڑے اٹکانے والے دو بد ترین دشمنانِ اسلام : ابولہب ہاشمی اور ابوجہل مخزومی کے کرتوتوں ،سازشوں اور بد باطنیوں کی بالخصوص اور عام دشمنانِ رسول ﷺ کی حرکات پر مبنی بحث ان کی تحلیل و تجزیے کی شان دار شہادتیں ہیں ،جس میں ان دونوں دشمنوں کی تصویر سی کھینچ دی ہے۔اور ان کو پورے تاریخی اسلام کے

تناظر میں پیش کیا ہے۔حضورﷺ کی تبلیغی مساعی اور آپ کے کردار و دعوت و نبوت کے حق ہونے کو خوب ثابت کیا ہے۔(۳۴)

پانچویں باب میں سید مودودیؒ نے ان ربانی ہدایات کی تفصیل بیان کی ہے جو دعوت حق کے لیے نبیﷺ کو دی گئیں۔یعنی دعوت میں حکمت وموعظت کا لحاظ، دعوت حق کے لیے ٹھنڈا اور سنجیدہ اسلوب، داعی کا منصب اور اس کی ذمہ داری، تبلیغ کا آسان طریقہ، مجادلہ و مباحثہ کے اصول، سخت مخالفانہ ماحول میں دعوت الی اللہ، بدی کا مقابلہ بہترین نیکی سے کرنا، دعوت میں صبر کی اہمیت جیسے عنوانات کو قرآن مجید اور واقعات سیرت کی روشنی میں رقم کیا ہے۔

مولانا لکھتے ہیں۔

> آغاز میں جن ہدایات کی ضرورت تھی صرف وہی دی گئیں اور وہ زیادہ تر تین مضمونوں پر مشتمل تھیں۔ایک، پیغمبرؐ کو اس امر کی تعلیم کہ وہ خود اپنے آپ کو اس عظیم الشان کام کے لیے کس طرح تیار کریں اور کس طرز پر کام کریں۔دوسرے، حقیقت نفس الامری کے متعلق ابتدائی معلومات اور حقیقت کے بارے میں ان غلط فہمیوں کی مجمل تردید جو گردوپیش کے لوگوں میں پائی جاتی تھیں، جن کی وجہ سے ان کا رویہ غلط ہو رہا تھا۔تیسرے، صحیح رویہ کی دعوت اور ہدایات الٰہی کے ان بنیادی اصولِ اخلاق کا بیان جن کی پیروی میں انسان کی فلاح وسعادت ہے۔(۳۵)

چھٹے باب (ص ۱۹۱ تا ۵۱۲) میں دعوت اسلامی کی حقیقی نوعیت، مشرکین کی عداوت کے اسباب اور ان کی ناکامی کے وجوہ پر اظہار خیال کیا ہے۔پیغام دعوت میں، توحید کی تعلیم اور شرک کی تردید، رسالت محمدیہ پر ایمان کی دعوت، قرآن کے کلام الٰہی ہونے پر ایمان کی دعوت، آخرت پر ایمان کی دعوت، اخلاقی تعلیمات، عالمگیر امت مسلمہ کی تاسیس، نبی اور غیر نبی کے طریق کار میں فرق۔ان عنوانات کے تحت بھرپور تجزیہ پیش کیا ہے۔ساتویں باب میں دعوت عام کی روداد بیان کی ہے جبکہ آٹھواں باب' دعوتِ اسلامی کو روکنے کے لیے قریش کی تدبیریں، اور ان کی تفصیلات پر مشتمل ہے۔مولانا مودودی کی رائے یہ ہے کی دعوت اسلام اور رسولِﷺ کی مخالفت کے باب میں تمام اکابرِ قریش اور عوام کا رویہ یکساں نہ تھا۔آپ نے اکابرِ قریش کو دو طبقات میں تقسیم کیا ہے۔

۱۔ شدید ترین مخالفین

۲۔ نرم رو مخالفین

مولانا مودودی لکھتے ہیں:

رہے عام اہل مکہ، تو ان میں سے کچھ غیر جانبدار تھے، کچھ دلوں میں اسلام کے قائل ہو گئے تھے مگر اپنا اسلام چھپائے ہوئے تھے کچھ اسلام قبول کرتے جا رہے تھے، اور ایک بڑی تعداد اپنے سرداروں کے بھڑکانے سے دین آبائی کی حمیت میں مبتلا ہو کر ان کی شرارتوں میں شریک ہو جاتی تھی جو اسلام کے خلاف کی جاتی تھیں۔(۳۶)

مولانا مودودی نے تدابیر قریش کو مختلف فصول میں تقسیم کیا ہے اور ان کا ایک عمدہ تجزیاتی مطالعہ پیش کیا ہے پہلی بحث ہے۔حضور ﷺ سے مصالحت کی کوششیں، اس میں مختلف مآخذ میں مذکورہ اکابر قریش، جیسے عتبہ بن ربیعہ، اول وفدِ قریش اور دوسرے وفود قریش کے جناب ابو طالب ہاشمی اور رسول اکرم ﷺ سے ملاقاتوں اور مصالحانہ تجویزوں کا عمدہ ذکر و تجزیہ ہے۔دوسری بحث یا تدبیر قریش کا عنوان ہے: جناب ابو طالب پر دباؤ ڈالنے کی کوششیں، اس باب میں ان وفودِ قریش و تجاویز اکابر کا ذکر مفصل ہے، جو سماجی اور معاشرتی دباؤ ڈالنے کے لیے منظم و مرتب کیے گئے تھے۔ چار مختلف وفود کے علاوہ ابوجہل مخزومی کی قتلِ نبوی کی سازش اور قریش کی مجموعی دھمکی کا بیان پیش کیا ہے۔قریش کی چھچھوری اور ذلیل حرکات، تیسرے بحث کا عنوان ہے۔اس کے تحت بعض سماجی گھناؤنے ہتھکنڈون کے ذریعے رسولِ اکرم ﷺ کو دعوتِ دین سے روکنے کی کوششیں بیان کی ہیں، جیسے حضرت زینبؓ کو طلاق دلوانے کی کوشش، فرزند نبوی حضرت قاسمؓ کی وفات پر اظہارِ مسرت اور اکابر کی طعنہ زنی، قرآن کی تلاوت سنتے ہی شور مچادینا، تحریفِ قرآن کی سعی، فضول بحثوں کے ذریعے مسلمانون کو الجھانا، مسلمانوں کی عام تذلیل وتضحیک، ناواقفوں کو ورغلانا، (۳۷)

دعوت حق کو روکنے اور آپ ﷺ کے خلاف قریش کی ان ساری تدابیر کا الٹا اثر ہوا۔ مکہ سے باہر اسلام کی اشاعت کے ذیل میں لکھتے ہیں:

> قریش اپنے نزدیک یہ سمجھتے تھے کہ اس طرح وہ محمد ﷺ اور قرآن کو زک دے دیں گے، لیکن دراصل اس طرح انہوں نے خود ہی عرب کے گوشے گوشے تک آپ کا اسم گرامی پہنچا دیا۔ آپ کی جتنی شہرت مسلمانوں کی کوششوں سے سالہا سال میں بھی نہ ہوسکی تھی وہ قریش کی اس مہم سے تھوڑی مدت ہی میں ہوگئی، عام لوگ چاہے اس سے بدگمان ہی ہو گئے ہوں، مگر بہت سے دلوں میں آپ سے آپ یہ سوال پیدا ہو گیا کہ آخر معلوم تو ہو وہ کون سا ایسا آدمی ہے جس کے خلاف یہ طوفان برپا ہو رہا ہے، اور بہت سے لوگوں نے یہ سوچنا شروع کر دیا کہ وہ بات سنی تو جائے جس سے ہم کو اتنا خوف دلایا جا رہا ہے۔ اس طرح مکہ سے باہر عرب کے دوسرے علاقوں میں اسلام

کے پہنچنے کا راستہ کھل گیا۔(۳۸)

سیرت سرور عالم ﷺ کی دوسری جلد کے بارھویں باب کا عنوان ''مکی دور کے آخری تین سال،، ہے۔ جس میں مکہ کے آس پاس بسنے والے تیرہ قبائل کو دعوت حق کی روداد قلم بند کی ہے اور مکی عہد نبوت کا بڑا بصیرت افروز تجزیہ کیا گیا ہے بقول ڈاکٹر یٰسین مظہر صدیقی ،مولانا مودودی، جدید اردو سیرت نگاروں میں وہ واحد صاحب بصیرت انسان ہیں، جنھوں نے ،مکی دور کے آخری تین برسوں پر پورا ایک باب (نمبر۱۲) قائم کیا اور ترتیب و تنظیم کے ساتھ تجزیاتی مطالعے پر مبنی، اس دور آخر کے واقعات و حالات کو بے مثال تاریخی فہم و بصیرت اور بے نظیر واقعیت کے ساتھ بحسن وخوبی بیان کیا ہے۔(۳۹)

(2) اردو سیرت نگاری میں دعوتی رجحان کی نمائندہ دوسری بڑی کتاب الرحیق المختوم مولانا صفی الرحمٰن مبارک پوریؒ (۱۹۴۲ء۔۲۰۰۶ء) کی ہے۔مولانا نے ترتیب زمانی کے لحاظ سے سیرت طیبہ کو مرتب کیا ہے۔تاریخی واقعات کے ساتھ ساتھ اشاعت اسلام کی تفصیلات بھی بیان کیں ہیں۔ رسول اللہ ﷺ کی دعوتی زندگی کو ادوار و مراحل میں تقسیم کیا ہے۔لکھتے ہیں:

> ہم نبی ﷺ کی پیغمبرانہ زندگی کو دوحصوں میں تقسیم کر سکتے ہیں جو ایک دوسرے سے مکمل طور پر نمایاں اور ممتاز تھے وہ دونوں حصے یہ ہیں ۔۱۔مکی زندگی ۔۔تقریباً تیرہ سال،۲۔ مدنی زندگی ۔۔۔دس سال۔ پھران میں سے ہر حصہ کئی مرحلوں پر مشتمل ہے اور یہ مرحلے بھی اپنی خصوصیات کے اعتبار سے ایک دوسرے سے مختلف اور ممتاز ہیں ۔اس کا اندازہ آپ کی پیغمبرانہ زندگی کے دونوں حصوں میں پیش آنے والے مختلف حالات کا گہرائی سے جائزہ لینے کے بعد ہوسکتا ہے۔مزید لکھتے ہیں کہ مکی زندگی تین مرحلوں پر مشتمل تھی۔

۱۔ پس پردہ دعوت کا مرحلہ۔۔۔تین برس

۲۔ اہل مکہ کو کھلم کھلا دعوت و تبلیغ کا مرحلہ۔۔ چوتھے سال نبوت کے آغاز سے دسویں سال کے اواخر تک۔

۳۔ مکہ کے باہر اسلام کی دعوت کی مقبولیت اور پھیلاؤ ایک مرحلہ۔۔۔ دسویں سال نبوت کے اواخر سے ہجرت مدینہ تک(۴۰)

پھر اسی نبوی دعوتی مراحل کو پوری کتاب میں پیش نظر رکھا ہے۔ پہلا مرحلہ، کاوش تبلیغ کے ذیل میں، خفیہ دعوت کے تین سال، اولین راہروان اسلام کے دعوت حق کو قبول کرنے کی ایمان افروز روئداد قلم بند کی ہے۔ دوسرے مرحلہ میں کھلی تبلیغ کے تحت ، اظہار دعوت کا پہلا حکم، قرابت داروں میں تبلیغ، کوہ صفا پر دعوت، اور حق کا

واشگاف اعلان اور مشرکین کا ردعمل کے ذیل میں روایات تفسیر وحدیث وسیرت کا عمدہ تجزیہ پیش کیا ہے۔''ابتدائی مسلمانوں کا صبر وثبات اوراس کے اسباب وعوامل کی بحث میں مولانا مبارک پوری نے پہلا سبب اللہ تعالی کی ذات واحد پر ایمان اوراس کی ٹھیک ٹھیک معرفت کو بیان کیا ہے اور دوسرا سبب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پر کشش قیادت۔
چناچہ لکھتے ہیں (۴۱)

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جوامت اسلامیہ ہی نہیں بلکہ ساری انسانیت کے سب سے بلند پایہ قائد ورہنماء تھے، ایسے جسمانی جمال، نفسانی کمال، کریمانہ اخلاق، باعظمت کردار اور شریفانہ عادت واطوار سے بہرہ ور تھے کہ دل خود بخود آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب کھنچے جاتے تھے، اور طبیعتیں خود بخود آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر نچھاور ہوتی تھیں، کیونکہ جن کمالات پر لوگ جان چھڑکتے ہیں ان سے آپ کو اتنا بھر پور حصہ ملا تھا کی اتنا کسی اور انسان کو دیا ہی نہیں گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم شرف و عظمت اور فضل وکمال کی سب سے بلند چوٹی پر جلوہ فگن تھے۔ عفت وامانت، صدق وصفا اور جملہ امور خیر میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ امتیازی مقام تھا کہ رفقاء تو رفقاء آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمنوں کو بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی یکتائی وانفرادیت پر کبھی شک نہ گزرا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان سے جو بات نکل گئی، دشمنوں کو بھی یقین ہو گیا کہ وہ سچی ہے، اور ہو کر رہے گی (۴۱)

مولانا مبارک پوری نے مکی عہد نبوت میں دعوت کا تیسرا مرحلہ، بیرونِ مکہ دعوت اسلام، کوقرار دیا ہے۔ اس ضمن میں طائف میں دعوت نبوی کا ذکر کیا ہے، اہل طائف کی ظلم وزیادتی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے بدسلوکی، طائف سے واپسی میں وادی نخلہ میں جنوں کی جماعت کے دعوت حق قبول کرنے کا تذکرہ کیا ہے۔قبائل اور افراد کو اسلام کی دعوت کے ذیل میں ان قبائل کی تفصیلات بیان کیں جن کے پاس آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے گئے۔ یثرب کی چھ سعید روحوں نے اسی موقع پر اسلام قبول کیا اور پھر مکہ سے باہر دعوت کے لیے راہ ہموار ہوگئی۔
مولانا مبارک پوریؒ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مدنی زندگی کو بھی تین مرحلوں میں تقسیم کیا ہے۔لکھتے ہیں:
۱۔ پہلا مرحلہ: جس میں فتنے اور اضطرابات برپا کئے گئے، اندر سے رکاوٹیں کھڑی کی گئیں اور باہر سے دشمنوں نے مدینہ کو صفحہ ہستی سے مٹانے کے لیے چڑھائیاں کیں۔ یہ مرحلہ صلح حدیبیہ ذی قعدہ ۶ھ پر ختم ہو جاتا ہے۔
۲۔ دوسرا مرحلہ جس میں بت پرست قیادت کے ساتھ صلح ہوئی، یہ فتح مکہ رمضان ۸ھ پر منتہی ہوتا ہے۔ یہی مرحلہ شاہان عالم کو دعوت دین پیش کرنے کا بھی ہے۔
۳۔ تیسرا مرحلہ: جس میں خلقت اللہ کے دین میں فوج درفوج داخل ہوئی۔ یہی مرحلہ مدینہ میں قوموں اور قبیلوں کے وفود کی آمد کا بھی مرحلہ ہے۔ یہ مرحلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مبارکہ کے اخیر یعنی ربیع الاول ۱۱ھ تک محیط ہے (۴۲)

مدنی دور کے دوسرے مرحلہ کی بحث ''نئی تبدیلی،، کے عنوان سے کی ہے جس میں صلح حدیبیہ کے دعوتی اثرات کو مقدم رکھا ہے۔فرماتے ہیں:

''امن کے اس مرحلے پر جو صلح حدیبیہ کے بعد شروع ہوا تھا مسلمانوں کو اسلامی دعوت پھیلانے اور تبلیغ کرنے کا اہم موقع ہاتھ آ گیا تھا، اس لیے اس میدان میں ان کی سرگرمیاں تیز تر ہوگئیں جو جنگی سرگرمیوں پر غالب رہیں لہذا مناسب ہوگا کہ اس دور کی دو قسمیں کر دی جائیں ۔ا۔تبلیغی سرگرمیاں، اور باشاہوں اور سربراہوں کے نام خطوط۔''

۲۔جنگی سرگرمیاں۔ پھر بے جا نہیں ہوگا کہ اس مرحلے کی جنگی سرگرمیاں پیش کرنے سے پہلے بادشاہوں اور سربراہوں کے نام خطوط کی تفصیلات پیش کر دی جائیں کیونکہ طبعی طور پر اسلامی دعوت مقدم ہے بلکہ یہی وہ اصل مقصد ہے جس کے لیے مسلمانوں نے طرح طرح کی مشکلات ومصائب، جنگ اور فتنے، ہنگامے اور اضطرابات برداشت کئے تھے۔(۴۳)

مولانا مبارک پوری کے بقول مدنی دور کا تیسرا اور آخری مرحلہ آپ ﷺ کی دعوت کے نتائج کی نمائندگی کرتا ہے جنہیں آپ ﷺ نے تقریباً ۲۳ سال کی طویل جدو جہد، مشکلات ومشقت، ہنگاموں اور فتنوں، فسادات اور جنگوں اور خونریز معرکوں کے بعد حاصل کیا تھا۔آخری بحث کا عنوان بھی ''دعوت کی کامیابی اور اس کے اثرات،، ہے چنانچہ لکھتے ہیں:

غرض اس دعوت کی بدولت عربی وحدت، انسانی وحدت، اور اجتماعی عدل وجود میں آ گیا۔نوع انسانی کو دنیاوی مسائل اور اخروی معاملات میں سعادت کی راہ مل گئی۔ بالفاظ دیگر زمانے کی رفتار بدل گئی، روئے زمین متغیر ہوگیا، تاریخ کا دھارا مڑ گیا، اور سوچنے کے انداز بدل گئے۔(۴۴)

(3) پروفیسر ڈاکٹر الطیب برغُوث(۱۹۵۱ء) نے رسول اللہ ﷺ کے مکی عہد پر دعوتی نقطۂ نظر سے ایک کتاب بعنوان،،مَنهَجُ النبی ﷺ فی حماية الدعوة و المحافظة على مُنجَزَا تِها خِلال الفَترَةِ المكية،، لکھی ہے۔مقصد ومنہج تالیف بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

حرصت۔ انسجاما مع طبيعة المو ضوع و اهدافه۔ على ان اتجاوز منهج السرد التاريخی للاحداث الذی سيطر على قسم كبير من الدراسات السابقة، لاستفيد بالاضافة الى ذالك من المنهج التحليلی، لان غرضی ليس هو نسخ كتاب جديد فی السيرة على طريقة التسجيل التاريخی لوقائع الحركة النبوية واحداثها ، بل هو محاولة

البحث عما وراء هذه الحركة من قواعد منهجية متناسقة، اخرجتها ذلك الاخراج المحكم ، الذى عمل على حماية المضمون الرسالى للدعوة، و حافظ على منجزاتها۔(٤٥)

پوری کتاب تین ابواب پر مشتمل ہے۔ پہلے باب کا عنوان ہے'' غاية الدعوة الاسلامية و خصائصها المبدئية الكبرىٰ،، اس کے ذیل میں دو فصلیں ترتیب دی ہیں جن میں پہلی فصل میں دعوت اسلامیہ کی غایت اور اس کے پھیلاؤ کے آفاقی پہلو، جبکہ دوسری فصل میں دعوت اسلامی کی اہم خصوصیات پر بحث کی ہے دوسرا باب کا عنوان ہے '' طبعية المرحلة المكية و اهد اف الدعوة فيها،،اس باب میں مکی عہد میں دعوتی ماحول ، دعوت کا آغاز اور مکی مرحلہ میں دعوت کے اہداف پر بحث کی گئی ہے ۔تیسرا باب، التحديات التى واجهتها الدعوة فى المرحلة المكية و منهج مواجهتها کے عنوان پر مشتمل ہے۔اس باب میں ان مصائب ومشکلات کی تفصیل بیان کی جو دعوت کے اس مرحلہ میں آپ ﷺ اور آپ کے اصحاب کو پیش آئے ۔ پوری بحث میں عصری دعوتی تفاسیر مثلا فی ظلال القرآن ،سید قطب شہید، تفسير التحرير والتنوير ،علامہ طاہر بن عاشور، محاسن التاويل، القاسمی سے اخذ واستفادہ کیا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ جدید کتب سیرت مثلا حیات محمد ،محمد حسین ہیکل، محمد رسول اللہ، الصادق عرجون، الرحيق المختوم ،مولانا صفی الرحمٰن مبارک پوری ، المنهج الحركى للسيرة النبوية ، منير الغضبان، سے استفادہ کیا ہے۔

مکی دور میں آپ ﷺ کے وسائل دعوت اور مراکز دعوت پر تفصیلی روشنی ڈالی ہے مثلا بیت نبوی اولین دعوتی مرکز تھا۔ اولین اسلام قبول کرنے والے اصحاب رسول ﷺ مثلا حضرت عمار بن یاسرؓ اور آپ کا خاندان ، حضرت صہیب رومیؓ، حضرت ابوبکر صدیقؓ کی دعوت پر اسلام قبول کرنے اصحاب وغیرہ بیت نبوی میں حاضر ہوتے اور آپ کی تربیت سے فیض پاتے ۔(۴۶)

(4) ڈاکٹر یٰسین مظہر صدیقی جدید اردو سیرتی ادب میں تحلیلی وتجزیاتی منہج واسلوب کے بانی ہیں ۔ڈاکٹر صاحب نے قرآن حکیم ،حدیث وسنت، روایات سیرت وتفسیر اور کتب تاریخ سے اخذ واستفادہ کرتے ہوئے سیرت طیبہ کی نئی جہات پر کئی کتب اور مقالات قلم بند کئے ہیں ۔آپ نے مکی و مدنی عہد نبوت کے فقہی، معاشرتی ،تمدنی ،معاشی، سیاسی، مذہبی، دعوتی پہلوؤں پر شاہکار کتب تالیف کیں ہیں ۔(۴۷) دعوت نبوی ﷺ کے مراحل ومنہاج کو بھی آپ نے تحقیق کا خصوصی موضوع بنایا ہے ۔(۴۸)

آپ کی کتاب '' مکی اسوہ نبوی ﷺ مسلم اقلیوں کے مسائل کا حل،، مکی عہد نبوت کی دعوتی تاریخ اور مراحل کے

ساتھ ساتھ، رسول اللہ ﷺ کے طریق دعوت کو بھی واضح کرتی ہے۔مکی دور میں ’’دعوت کے دو انداز،، کے تحت خفیہ و علانیہ دعوت کی حکمت بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

’تبلیغ دین واشاعت اسلام کے دو بنیادی انداز اور نہادی اسلوب مکی عہد میں اختیار کئے گئے ۔ایک خفیہ تبلیغ کا انداز، دوسرے علانیہ و ببانگِ دہل اشاعت کا اسلوب ۔یہ دونوں وقتی انداز اور عارضی اسلوب نہیں ہیں بلکہ مستقل اور ابدی ہیں ۔ان دونوں میں تعاقب وتابع یا لازم وملزوم کا اصول بھی ہمیشہ کے لئے کارفرما کر دیا گیا یعنی ایک انداز واسلوب کے بعد ہی دوسرا اسلوب اختیار کیا جائے گا۔ پہلے خفیہ تبلیغ کا طریقہ فرض کر دیا گیا اور اس کی کامیابی کے بعد علانیہ تبلیغ کا اسلوب متعین فرمایا گیا۔یہ نہیں ہوسکتا کہ علانیہ پہلے ہوا ور خفیہ بعد میں ،ان دونوں میں عظیم حکمتیں پوشیدہ ہیں۔غیر مسلم غلبہ والے سماج میں ہر مقام، ہر وقت اور ہر زمانے میں تبلیغ کا انداز خفیہ رکھنا لازمی ہے۔اس میں بڑی حکمت پوشیدہ ہے ۔اور اسی کے ساتھ کامیابی کی ضمانت بھی ۔یہی انبیائے سابقین کا بھی اسلوب رہا ہے ۔رسولِ اکرم ﷺ نے تین سال تک خفیہ تبلیغ کی اور اعلان واظہار سے ہمیشہ گریز فرمایا۔اس کی ایک حکمت یہ تھی کہ خفیہ تبلیغ کے ذریعہ اسلام کے پیروؤں کے تعداد رفتہ رفتہ بڑھائی جائے اور دوسری حکمت یہ تھی کہ غیر مسلم سماج میں بلا وجہ اتھل پتھل پیدا کر کے مخالفت وعناد کے طوفان کو دعوت نہ دی جائے ۔خفیہ تبلیغ کی کامیابی اور ثمر آوری پر ہی دوسرے دور،علانیہ تبلیغ ، کے آغاز واعلان کی اجازت منحصر ومبنی بنائی گئی ۔کامیابی کا عنصر یہ تھا کہ سہ سالہ خفیہ تبلیغ کے زمانے میں مکہ مکرمہ میں ایک متعدبہ تعداد مسلمانوں کی بن گئی ۔ہماری روایات بہت وضاحت سے یہ نکتہ بھی اجاگر کرتی ہیں کہ خفیہ تبلیغ کے زمانے میں معاملہ اتنا خفیہ اور پوشیدہ بھی نہ تھا ۔اکابرِ قریش اور سردارانِ مکہ کے علاوہ عام وخاص بھی اس دعوتِ نبوی سے اور دینی تحریک سے پوری طرح واقف تھے لیکن اپنے ردعمل میں محتاط تھے اور خفیہ دعوت کے سبب مخالفت وعداوت پر نہیں اترے تھے ۔ابن اسحاق کی روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ اور آپ ﷺ کے اصحابِ کرام کی خفیہ تبلیغ کے نتیجے میں بہت سے مکی اشراف نے اسلام قبول کیا۔ان کی ایک فہرست دینے کے بعد وہ صراحت کرتے ہیں کہ پھر اسلام میں مردوں اور عورتوں کے گروہ کے گروہ داخل ہو گئے یہاں تک مکہ میں اسلام کا ذکر پھیل گیا اور اس کے بارے میں باتیں کی جانے لگیں ۔(۴۹)

مکی عہد نبوت میں نبی ﷺ نے دعوت وتبلیغ میں جن وسائل و ذرائع دعوت کو اختیار فرمایا اس پر بحث

کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

تبلیغِ دین اور اشاعتِ اسلام کے لئے رسول اکرم ﷺ نے تمام مروجہ اور اخلاقی وسائل بھی اختیار فرمائے، مکی عہدِ نبوی میں جن اہم وسائل و ذرائع کا ذکر ملتا ہے۔ان میں سے اہم ترین ہیں:۔

(الف) افراد وطبقات کو ملاقات وزیارت کے موقع پر قرآن کریم سنانا اور وعظ وتقریر کر کے سمجھانا۔

(ب) غیر مسلم مجالس اور اجتماعات میں پہنچ کر تلاوت کلام پاک اور سود و پند سے کام لینا۔

(ج) سر برآوردہ اور اکابرِ قوم کے ساتھ مکالمات وگفتگو فرمانا اور اسلام کا پیغام ان تک پہنچانا۔

(د) رشتہ داروں اور عزیزون اور دوسرے اکابر قوم کیلئے دعوتِ طعام اور مجلس اکل وشرب کا اہتمام کرنا۔

(س) تحفے تحائف اور ہدایا کے ذریعہ ان کی خوشی وخوشنوددی حاصل کرنا اور ان کے دل میں جگہ بنانا۔

(ص) خدمتِ خلق کے ذریعہ ان پر اسلامی تعلیمات کا اثر غالب کرنا اور اسلامی کردار کی عظمت کا ایقان بڑھانا۔

(ط) باہمی تعاون اور قومی تعامل کے ذریعہ ان کو دین کے قریب لانا اور امن وامان آشتی کا مذہب ثابت کرنا۔

(ع) تجارتی وسماجی تعلقات میں اقدار عالیہ اور اخلاقِ فاضلہ کے وسیلہ سے ان پر اسلام کی حقانیت اور کردارِ مسلم کی بلندی ثابت کرنا۔

(ف) اسلام پر وارد اعتراضات کا دفعیہ کرنا اور سوالات واعتراضات کا علمی واخلاقی جواب دینا۔

(ق) غیر مسلم طبقات واکابر پر اسلام اور دین کے خیرِ محض ہونے کا تاثر قائم کرنا اور ان کو ان کی اپنی سعاتِ دارین کا یقین دلانا(۵۰)

اسلامی ریاست کی تشکیل کے بعد آپ ﷺ نے ریاستی انتظامیہ کو اسلامی دعوت وتبلیغ کا کام سونپا تھا۔ مدنی دور میں جو مہمیں روانہ کی گئیں ان کا مقصد بھی پیغام دعوت تھا۔ڈاکٹر صاحب نے مدنی عہد نبوت میں آپ ﷺ کی دعوتی حکمت عملی اور دعوتی نظام پر بھی تحقیقی مقالات لکھے ہیں۔(۵۱)

(ج) مناہج واسالیبِ دعوتِ نبوی ﷺ پر لکھی گئی کتب سیرت کا جائزہ

داعی اعظم ﷺ کی زبان وحی ترجمان سے اصول دعوت کا طریقہ بھی معلوم ہوا کہ کس طرح لوگوں کو حق و صداقت کے قبول کرنے کی دعوت دینی ہے اور پھر آپ کی سیرت طیبہ کے وہ عملی پہلو بھی ہمارے لیے منارۂ نور ہیں ،کس طرح آپ ﷺ نے حکیمانہ انداز میں دعوت کا فریضہ سرانجام دیا۔کتب سیرت واحادیث کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ ﷺ دعوت وتبلیغ میں مخاطبین کی ذہنی وجسمانی طاقت ،ان کی فطری صلاحیت ،ان کے مزاج وطبیعت کو مدنظر رکھتے تھے۔ یہی دعوتی نبوی ﷺ کے اصول بھی دور جدید کی سیرت نگاری کا ایک موضوع ہے۔ نبوی منہج

واسلوب دعوت کے نقطۂ نظر سے جو ادب سیرت وجود میں آیا اس کو ہم تین حصوں میں میں تقسیم کر سکتے ہیں۔
۱۔ جزوی طور پر اصول دعوت ومنہج دعوت نبوی پر لکھی گئی کتب
۲۔قرآنی ونبویؐ اصول دعوت میں کسی ایک اصول پر لکھی گئی کتب
۳۔مخاطبین کے لحاظ سے منہج دعوت بنویؐ پر لکھی گئی کتب

۱۔ دعوت، اصول دعوت، داعی کی صفات، دعوتی وسائل و ذرائع، دعوت دین میں مصائب ومشکلات، ایسے موضوعات پر بکثرت کتابیں لکھی گئیں، (۵۲)ان سب میں سیرت طیبہ سے استدلال واستشہاد کیا گیا ہے، مثلا اردو میں اصول دعوت پر سب سے عمدہ کتاب مولانا امین احسن اصلاحی کی ''دعوت دین اور اس کا طریق کار،،(۵۳) ہے۔مولانا نے مروجہ طریق تبلیغ کی ناکامی کی وجوہات بھی بیان کیں ہیں اور تبلیغ کا صحیح طریق کار بھی، ایک فصل میں ''مخاطب کی نفسیات کا لحاظ،، کے تحت مخاطب کی نفسیات کی رعایت کے دس اصول بیان کئے ہیں۔ یہ واحد کتاب ہے جس میں دعوتی نقطۂ نظر سے انسانی نفسیات کے لحاظ کی اہمیت کو اجاگر کیا گیا ہے۔اسلوب دعوت پر ایک مختصر کتاب قاری محمد طیب کی ''اصول دعوت اسلام،، (۵۴) ہے۔مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ کے خطبات کا ایک مجموعہ بعنوان ''تبلیغ و دعوت کا معجزانہ اسلوب،، (۵۵) ہے۔اس میں مولانا نے انبیاء کرام اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دعوتی اسالیب کی چند نمونوں کی مثالیں پیش کی ہیں۔مولانا وحید الدین خان نے قرآن حکیم اور سیرت نبوی کی روشنی میں، صبر و اعراض، رفق و نرمی، عفو و درگزر، تیسیر وتبشیر کے دعوتی اسالیب پر اپنی تالیفات میں مفصل بحث کی ہے۔(۵۶)۔ مولانا حفظ الرحمٰن سیوہاروی نے ''بلاغ مبین،، (۵۷) پہلے حصے میں اصول تبلیغ بیان کئے ہیں، اسی طرح مولانا مودودی کی کتاب ،حکمت تبلیغ، (۵۸) اور مولانا سید جلال الدین عمری کی ، اسلام کی دعوت، (۵۹) میں بھی سیرت نبویؐ کی جھلکیاں موجود ہیں۔عربی زبان میں عبدالبدیع صقر، استاد فتحی یکن، مصطفیٰ مشہور، دکتور عبدالکریم زیدان، دکتور یوسف قرضاوی، احمد غلوش احمد، محمد خیر یوسف نے اصول دعوت پر کتب تحریر کیں ہیں (۶۰)۔ان میں بھی سیرت نبوی سے دعوتی اصول اخذ کئے گئے ہیں۔منہج دعوت نبوی پر مولانا سید سلیمان ندوی نے ''رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اسلوب تبلیغ، کے تحت دس سے زائد اصول بیان کئے ہیں۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے محاسن اخلاق، رفق ملاطفت، حسن معاملات، جود وسخا، عدم تشدد، عفوو درگزر کے دعوتی اثرات بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہی معجزانہ کشش تھی جو لوگوں کو کھینچ کھینچ کے دائرہ اسلام میں داخل کرتی تھی اور کفار کے جاہلانہ شکوک واوہام کو دم کے دم میں مٹا دیتی تھی، صحیح مسلم میں ہے کہ ایک شخص نے آپ سے بہت سی بکریاں مانگیں، آپ نے دے دیں، اس پر آپ کی فیاضی کا اس قدر اثر پڑا کی اپنے قبیلہ میں جا کر اس نے کہا کہ لوگو، مسلمان ہو

جاؤ کیونکہ محمدؐ اس قدر دیتے ہیں کہ ان کو خود اپنے تنگ دست ہونے کا مطلق خوف نہیں۔(۶۱)

''رسول اکرم ﷺ کا منہاج دعوت ،، (۶۲) کے نام سے ڈاکٹر خالد علوی نے کتاب لکھی، جس میں دعوت نبوی کی چند مثالیں پیش کی گئی ہیں۔اسی طرح آپ ﷺ کے طریق تدریس، تربیت، پر بھی متعدد کتب لکھی گئی ہیں جن کا احاطہ کرنا بہت مشکل ہے۔

۲۔منہج دعوت نبویؐ کے حوالے سے دوسری قسم ان کتابوں کی ہے جن میں اصول دعوت میں کسی ایک اصول کو تحقیق کا موضوع بنایا گیا ہے۔قرآن مجید میں دعوتی اصول بیان ہوئے ہیں مثلا، حکمت، موعظۃ الحسنۃ، مجادلہ بالاحسن، قول لین، اعراض اور قول بلیغ، تیسیر وتبشیر، تدریج، تالیف قلب، دعوت عقل، الحوار، ترغیب وترھیب، وغیرہ ان میں کسی ایک کو موضوع تحقیق بنا کر کتب تالیف کی گئی ہیں۔مثلا **الاعتدال ، البصیرہ ، التدرج، الحکمة فی الدعوة الی الله** وغیرہ۔ان کتب میں قرآن حکیم کی تعلیمات اور سیرت طیبہ کے عملی مظاہر کو پیش نظر رکھا گیا ہے۔

بعض کتب سیرت اور تحقیقی مقالات ایسی بھی ہیں جن میں دعوت نبویؐ کے کسی ایک اصول پر جامع معلومات دستیاب ہیں مثلا، سلیمان بن عبد العزیز کا مقالہ'' اسلوب الترغیب فی دعوة النبی ﷺ، سید محمد بن محمد کا مقالہ خطب الرسول ﷺ دراسة دعوية، ڈاکٹر سید عزیز الرحمٰن کی کتاب خطبات نبوی ﷺ، الملاحی کا مقالہ الحوار فی دعوة النبی ﷺ، اور راقم کا مقالہ بھی شامل ہے۔(۶۳)

۳۔ منہج دعوت نبوی کے حوالے سے لکھی کتب سیرت میں تیسری قسم ان کتابوں کی ہے جن میں مخاطبین کا لحاظ رکھا گیا ہے۔مثلا۔مختلف حکمرانوں، امراء، سلاطین، اور قبائل کے ساتھ آپ کا دعوتی منہج واسلوب۔دکتور صلاح عبد الفتاح الخالدی کی کتاب'' الرسول المبلغ ﷺ تفاصيل الاتصالات بين الرسول و بين ملوك عصره لتبليغهم الدعوة،، بہت عمدہ کتاب ہے۔فاضل محقق نے مکاتیب نبوی سے دعوتی اصول اخذ کئے ہیں۔(۶۴) اسی طرح معاشرہ کے مختلف طبقات کے احوال ونفسیات کا لحاظ کرتے ہوئے دعوت نبویؐ کے مثالیں پیش کی گئی ہیں۔مثلا، الجوھرة بنت محمد العمرانی کا مقالہ'' دعوةالنبی ﷺ للنساء، حمود بن جابر الحارثی کی کتاب'' دعوة النبی ﷺ للاعراب، سلیمان بن قاسم العید کی کتاب'' المنهاج النبوی فی دعوة الشباب، الشنقیطی کی کتاب''منهج الرسول فی دعوة اهل الكتاب، وغیرہ شامل ہیں۔

خلاصئہ بحث:

یہ حقیقت ہے کہ دور جدید میں سیرت نگاروں نے رسول اللہ ﷺ کے دعوتی منہج و اسلوب کو تحقیق کا موضوع بنایا۔خصوصا مکی و مدنی عہد نبوت کی تاریخ، دعوت حق کی تفصیلات، اور آپ ﷺ کے طریق و اسلوب دعوت

پرعربی زبان میں سو سے زائد کتابیں اور مقالات لکھے گئے، تاہم اردو سیرت نگاری میں اس موضوع پر دوچار کتب سیرت کے سوا ابھی تک کوئی مربوط وقیع علمی وتحقیقی کام نہیں ہوسکا۔ اردو ادب سیرت میں حضورؐ کی مکی زندگی کے دعوتی مراحل کا کچھ نہ کچھ ذکر تو ہوتا ہے مگر مدنی زندگی کے دعوتی پہلوؤں کو اجاگر نہیں کیا گیا۔ ضرورت امر کی ہے کہ مدنی عہد نبوت کے مختلف دعوتی پہلوؤں مثلاً، غزوات نبوی کا دعوتی مطالعہ، قبائل عرب، یمن، بحرین، میں اشاعت اسلام، مختلف قبائل میں دعاۃ کا تقرر، بارگاہ نبوی میں آنے والے وفود عرب کے دعوتی اثرات، معاہدات نبوی کے دعوتی اثرات، جیسے پہلوؤں پر بھی کا کا کیا جائے، منہج دعوت نبوی کے حوالے سے، صبر واعراض، تالیف قلب، تیسیر وتبشیر پر مزید تحقیقات کی ضرورت ہے۔

(د)۔مراحل ومناہج دعوتِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم پر لکھی گئی کتب سیرت کی فہرست

اس فہرست میں دعوت بنوی صلی اللہ علیہ وسلم کے مراحل ومنہاج پر لکھی گئی کتب اور تحقیقی مقالات شامل ہیں، ان میں سے بعض مقالات اب شائع بھی ہو چکے ہیں۔ اس کے علاوہ مختلف علمی وتحقیقی مجلّات میں سیرت نبوی کے دعوتی پہلوؤں مثلاً آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مکی و مدنی زندگی کے مختلف مراحل دعوت، حکمت دعوت، اسلوب وطریق دعوت پر سینکڑوں مقالات شائع ہوئے ہیں، جس کی فہرست الگ سے مرتب کر دی گئی۔)

۱۔ اُمحزون، محمد، منهج النبی فی الدعوة من خلال السيرة الصحيحة، دار السلام، القاہرہ، مصر ۲۰۰۳ء

۲۔ ابراھیم عبداللہ المطلق، التدرج فی د عوة النبی صلی الله علیه وسلم، مرکز البحوث والدراسات، بیروت، ۱۳۹۹ھ

۳۔ ابراھیم بن عبدالرحمٰن الجرید، الايواء و النصرة فی العهد النبویؐ، رسالۃ ماجستیر، جامعۃ الامام، ریاض ۱۴۰۶ھ

۴۔ ابراھیم بن علی وزیر، منهج الدعوة و العمل النبوی فی المرحلة المكية، ۱۹۹۳ء

۵۔ ابراھیم یوسف المرزوقی، بناء الفرد فی عهد الدعوة المكی،، رسالۃ ماجستیر، جامعۃ الامام محمد بن سعود، ریاض

۶۔ ابوغدہ، عبدالفتاح، الرسول العلم ﷺ و اساليبه فی التعليم، مکتب المطبوعات الاسلامیۃ، حلب

۷۔ ابولبابۃ حسین، التربية فی السنة النبوية، داراللواللنشر والتوزیع، الریاض ۱۴۰۳ھ

۸۔ احمد بن اسماعیل بن عبدالباری المنهج التربوی النبوی فی معالجة مواقف من اخطاء افراد فی

المجتمع المدنی من خلال کتاب (السیرة النبویة لابن هشام)و دعوة حق شمارہ خاص عدد۲۲۲، ۲۰۰۷ء

۸۔ احمد،غلوش احمد، السیرة النبویة فی العهد المکی،موسسۃ الرسالۃ۲۰۰۳ء

۹۔ احمد شلبی، ڈاکٹر،الرسول الداعیة،۱۹۸۱ء

۱۰۔ احمد بن علی الخلیفی ،صفات الداعیة فی ضوء سیر دعاة النبی ﷺ، رسالۃ ماجستیر، جامعۃ الامام محمد بن سعود، ریاض

۱۱۔ احمد نافع سلیمان المورعی، الحکمة والموعظة الحسنة و اثرها فی الدعوة الی الله فی ضوء الکتاب و السنة،، رسالۃ ماجستیر، جامعۃ الامام محمد بن سعود، ریاض

۱۲۔ اسعد گیلانی،سید، رسول اکرمؐ کی حکمت انقلاب، ادارہ ترجمان القرآن، لاہور، ۱۹۸۱ء

۱۳۔اَمانی بنت عبدالعزیز حنیفۃ بجر، التربیة النبویة العقدیة فی العهد المکی و تطبیقاتها التربویة، جامعۃ ام لقری۔۳۰

۱۴۔ اصلاحی،محمد یوسف،مولانا،داعی اعظم ﷺ، اسلامک پبلشرز لاہور

۱۵۔ اصلاحی،امین احسن، دعوت دین اوراس کا طریق کار، فاران فاؤنڈیشن، لاہور،۱۹۸۲

۱۶۔ امجد حسین، حافظ، ہجرت حبشہ کا دعوتی و سیاسی مطالعہ، مقالہ ایم فل علوم اسلامیہ، علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی، اسلام آباد۲۰۰۶ء (غیر مطبوعہ)

۱۷۔ اظہر،ظہور احمد، ڈاکٹر، دارقم۔تاریخ کے آئینے میں، جنگ پبلیشرز لاہور

۱۸۔ بدیر،محمد بدیر،الدلائل الانسانیة فی السنة النبویة و اثرها فی الدعوة،کلیہ اصول دین،بنین ،قاہرہ ۱۹۹۱ء

۱۹۔ البوطی،محمد سعید رمضان، الدکتور،فقه السیرة، بیروت ۱۹۶۹ء

۲۰۔ جاد المولی محمد ابراھیم، المعادات النبویة و اثرها فی الدعوة الاسلامیة،کلیہ الدعوۃ الاسلامیۃ، جامعہ الازہر،۲۰۰۲ء

۲۱۔ جلال،سعد بشار،الدعوة الی الله فی ضوء السیرة النبویة فی العهد المکی،۱۹۹۲ء

۲۲۔ جمعۃ علی الخولی، دکتور۔ فقه الدعوة (دراسة موضوعیة لسیرة الدعوة و منهجها فی العهد المدنی، قاہرہ ۱۳۹۶ھ

۲۳۔ جمیل بن عبداللہ المصری، تاریخ الدعوۃ الاسلامیۃ فی زمن الرسول ﷺ و الخلفاء الراشدین، مکتبہ ادار المدینہ المنورہ، ۱۴۰۷ھ

۲۴۔ الجوہرۃ بنت محمد العمرانی، الاحتساب علی النساء فی العصر النبوی وعصر الخلفاء الراشدین، رسالۃ دکتورہ، جامعۃ الامام محمد بن سعود، ریاض، ۱۴۲۳ھ

۲۵۔ الجوھرۃ بنت محمد العمرانی، دعوۃ النبی ﷺ للنساء، رسالۃ ماجستیر، جامعۃ الامام محمد بن سعود، ریاض، لاطھ

۲۶۔ حمود بن جابر الحارثی، دعوۃ النبی ﷺ للاعراب، رسالۃ ماجستیر، جامعۃ الامام محمد بن سعود، ریاض، ۱۴۱۷ھ

۲۷۔ الحربی، المعین بن عبد الغنی، التربیۃ فی العھدین المکی و المدنی، رسالۃ للماجستیر، ام القریٰ، ۱۹۸۴ء

۲۸۔ حسین محمد یوسف، سید الدعاۃ محمد ﷺ، دار الانسان، القاہرہ، ۱۹۷۹ء

۲۹۔ حسن عبدالحمید حسن، منہج الدعوۃ فی العھد المدنی، دراسۃ تحلیلیۃ، دار الثقافۃ والنشر، ۱۹۸۴ء

۳۰۔ حسن یوسف حمودہ، الدعوۃ الاسلامیۃ فی العھد المدنی و موقف الیھود والمنافقین منہا، طع

۳۱۔ حجازی، عصام حسن عید علی، التربیۃ بالموعظۃ الحسنۃ، جامعۃ ام القریٰ، ۱۴۱۳ھ

۳۲۔ حمدان بن راجح الشریف، الدکتور، الاسلوب النبوی فی الدعوۃ، دار الھدیٰ للطباعۃ مکہ

۳۳۔ الحمیدان، ابراھیم بن صالح، الدکتور، الدعوۃ الی اللہ بالمجادلۃ، مفھومھاو مشروعیتھا و ضوابطا، رسالۃ ماجستیر، جامعۃ الامام محمد بن سعود، ریاض

۳۴۔ حمودہ بن احمد مزج الرحیلی، منھج القرآن الکریم فی دعوۃ المشرکین الی الاسلام، رسالۃ ماجستیر، جامعۃ اسلامیہ، مدینہ منورہ، ۱۴۰۷ھ

۳۵۔ خالد بن عبداللہ بن عبد العزیز القاسم، الحوار مع اھل الکتاب اسسہ و مناھجہ فی الکتاب و السنۃ، دار المسلم للنشر والتوزیع ریاض ۱۴۱۴ھ

۳۶۔ خالد سید علی، رسائل النبی ﷺ الی الملوک والامراء والقبائل، مکتبۃ دار الثرات، الکویت، ۱۴۰۷ھ

۳۷۔ خلیفہ حسین اصل، معالم الدعوۃ الاسلامیۃ فی عھدھا المدنی، ۱۹۸۸ء

۳۸۔ خلیل، اسمعیل حامد، الدعوۃ الی اللہ بالحکمۃ و الموعظۃ الحسنۃ، الھئیۃ المصریۃ العامۃ للکتاب

۱۹۹۶ء

۳۹۔ ربیع بن ھادی عمیر، منهج الانبياء فى الدعوة الى الله فيه الحكمة و العقل

۴۰۔ رفاعی سرور، حکمة الدعوة، مکتبہ وھبۃ القاہرہ، ۱۳۹۸ھ

۴۱۔ رقیۃ بنت نصر اللہ نیاز، الترهيب فى الدعوة فى القرآن و السنة،، رسالۃ ماجستیر، جامعۃ الامام محمد بن سعود، ریاض

۴۲۔ رؤف شبلی، ڈاکٹر، الدعوة الاسلاميه فى عهد ها المكى، کویت، دارالقلم، ۱۹۸۱ء

۴۳۔ رؤف شبلی، ڈاکٹر، الدعوة الاسلاميه فى عهد ها المدنى، کویت، دارالقلم، ۱۹۸۱ء

۴۴۔ زمزمی، یحی بن محمد حسن بن احمد، آداب الحوار فى ضوا الكتاب والسنة، رسالۃ ماجستیر، جامعۃ القریٰ، ۱۴۱۳ھ

۴۵۔ الزنتانی، عبد الحمید الصید، اسس التربية الاسلامية فى السنة النبوية، الدار العربیۃ لکتاب، تونس، ۱۹۹۲ء

۴۶۔ زیاد العانی، اساليب الدعوة و التربية فى السنة النبوية، دار عمار للنشر

۴۷۔ زینب عبد اللہ الراجحی، بيعت العقبة دراسة دعوة، رسالۃ ماجستیر، جامعۃ الامام محمد بن سعود، ریاض

۴۸۔ سانوکا بن داؤد، التقويم فى الدعوة الى الله و اهميته (فى العهد النبى) رسالۃ ماجستیر، جامعۃ الامام محمد بن سعود، ریاض

۴۹۔ سمیرہ محمد عمر حجوم، المعوقون للدعوة الاسلامية فى عهد النبوة و موقف الاسلام منهم دار المجتمع للنشر والتوزیع، جدہ ۱۴۰۷ھ

۵۰۔ سوید، محمد نور عبد الحفیظ، منهج التربية النبوية للطفل، دار ابن کثیر، دمشق، ۲۰۰۱ء

۵۱۔ سید جمعۃ سلام، ادع الى سبيل ربك بالحكمة والموعظة الحسنة،

۵۲۔ السویکت، سلیمان بن عبد اللہ، محنة المسلمين فى العهد المكى، مکتبہ التوبۃ، الریاض، ۱۴۱۲ھ

۵۳۔ سیوھاروی، حفظ الرحمٰن، مولانا، بلاغ مبین، لاہور

۵۴۔ سلیمان بن عبد العزیز بن احمد الدویش، اسلوب الترغيب فى دعوة النبى صلى الله عليه وسلم ،(مفهومه۔ مجالاته۔ آثاره)، امام محمد بن سعود ریاض۔ ایم۔اے، ۱۴۱۶ھ

۵۵۔ سلیمان بن قاسم العید، المنهاج النبى فى دعوة الشباب، دار العاصمۃ للنشر والتوزیع، الریاض،

۱۴۱۵ھ
۵۶۔ سیدمحمد بن محمد، خطب الرسول ﷺ دراسة دعوية،، رسالۃ ماجستیر، جامعۃ الامام محمد بن سعود، ریاض
۵۷۔ الشلھوب، فواد بن عبدالعزیز، المعلم الاول ﷺ
۵۸۔ صدیقی، یٰسین مظہر، ڈاکٹر، مکی اسوۂ نبوی۔مسلم اقلیتوں کے مسائل کا حل، اسلامک بک فاؤنڈیشن دہلی ۲۰۰۵ء
۵۹۔ صدیقی، یٰسین مظہر، ڈاکٹر، عہد نبوی میں تنظیم ریاست وحکومت، ادارہ نقوش لاہور
۶۰۔ صدیقی، یٰسین مظہر، ڈاکٹر، عہد نبوی کا نظام حکومت، الفیصل، لاہور
۶۱۔ صالح بن عبدالعزیز بن محمد آل شیخ، البصيرة فى الدعوة الى الله
۶۲۔ الصوری، یوسف خاطرحسن، اساليب الرسول فى الدعوة و التربية،
۶۳۔ طعیمۃ صابر عبد الرحمٰن، الاسلام فى العهد المدنى والخصومات القديمة المتجدده، مکتبۃ مدبولی، ۲۰۰۵ء
۶۴۔ طلعت محمد عفیفی سالم، القصة فى السنة النبوية و اثرها فى مجال الدعوة الاسلامية، کلیہ اصول دین، قاہرہ۱۹۸۶ء
۶۵۔ الطیب برغوث، منهج النبوى فى حماية الدعوة ، المعهد العالى للفكر الاسلامى نيويارك، ط ۱۹۹۶ء
۶۶۔ الطیب برغوث، الابعادالمنهجية للدعوة فى الحركة النبوية، ۱۹۸۴ء
۶۷۔ الطیار، حمزہ بن سلیمان اساليب المشركين فى الصد عن الدعوة فى العهد المكى و مظاهرها فى العصر الحاضر، رسالۃ ماجستیر، جامعۃ الامام محمد بن سعود، ریاض ۱۴۱۶ھ
۶۸۔ الطّواری، طارق محمد، الدکتور، الا مر بالمعروف و النهى عن المنكر فى حياة النبى ﷺ
۶۹۔ عبداللہ بن معتوق المعتوق، الابتلاء فى طريق الدعوة الى الله، رسالۃ ماجستیر، جامعۃ الامام محمد بن سعود، ریاض، ۱۴۰۵ھ
۷۰۔ العبیدی، عبدالرحمٰن، قصة السيرة النبوية سيرة دعوة العهد المكى، دار النفائس، عمان، اردن
۷۱۔ عبداللطیف بن عبدالعزیز، اساليب خصوم الدعوة فى العهد المدنى و مظاهر ها فى العصر الحاضر، رسالۃ دکتورہ، جامعۃ الامام محمد بن سعود، ریاض، ۱۴۱۷ھ
۷۲۔ عبداللہ بن محمد الموسیٰ، اسباب نجاح الدعوة الاسلاميةفى العهد النبوى، دار عالم الکتب، الریاض،

۱۴۰۵ھ
۷۳۔ عبداللہ بن سعد بن ابراہیم الفالح ،ابتلاء واثرہ فی الدعوۃ فی العھد النبوی ، رسالۃ ماجستیر ، جامعۃ الامام محمد بن سعود، ریاض ،۱۴۰۵ھ
۷۴۔ عبدالرحمٰن ، حافظ، مکی عہد نبوت میں دعوت وتربیت ۔ دارارقم کا مطالعہ، مقالہ برائے ایم فل علوم اسلامیہ، علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی ، اسلام آباد ۔ ۲۰۰۹
۷۵۔ عبداللہ الحامد الحامد، شعر الدعوۃ الاسلامیۃ فی عھد النبوۃ و خلفاء الراشدین۔۱۹۸۵ء
۷۶۔ عبدالرحمٰن احمد البنا، التبلیغ عن رسول اللہ ﷺ ۱۹۸۴ء
۷۷۔ عبدالصبور، مرزوق، ادب الدعوۃ فی عصر النبوۃ،۱۹۸۸ء
۷۸۔ عبدالحمید جاسم البلالی، وقفات تربویۃ من السیرت النبویۃ ،مکتبۃ المنار الاسلامیۃ ،الکویت، ۱۴۰۸ھ
۷۹۔ عبدالرحمٰن یوسف الملاحی، الحوار فی دعوۃ النبیؐ، رسالۃ دکتورہ، جامعۃ الامام محمد بن سعود، ریاض
۸۰۔ علی بن جابر الحربی،منھج الدعوۃ النبویۃ فی المرحلیۃ المکیۃ،١٩٨٦ء
۸۱۔ عدنان النحوی، دور المنھج الربانی فی الدعوۃ الاسلامیۃ، مطابع الفرزدق التجاریۃ الریاض، ۱۴۰۵ھ
۸۲۔ عزیز الرحمٰن، سید، خطابت نبویؐ، زوار پبلیشرز، کراچی، ۲۰۰۹ء
۸۳۔ عمار دحمانی، منھج النبی فی مواجھۃ التحدیات الدعویۃ، قسم اصول دین ، جامعۃ الحاج لخضر باتنۃ ، الجزائر، ۲۰۰۹ء
۸۴۔ عمری ، سید جلال الدین، مولانا ، اصول دعوت ۔ مرکزی مکتبہ جماعت اسلامی، دہلی،
۸۵۔ عمری ، سید جلال الدین، مولانا ،معروف ومنکر، مرکزی مکتبہ جماعت اسلامی، دہلی،
۸۶۔ فتحی ،عبد القادر فرید، من مقومات الدعوۃ فی الادب النبوی الشریف، مکتبہ النھضۃ المصریۃ ، ۱۹۸۶ء
۸۷۔ فاطمۃ بنت علی بن محمد الحوالی، غزوہ تبوک، دراسۃ دعویۃ، رسالۃ ماجستیر ، جامعۃ الامام، ریاض ،۱۴۲۲ھ
۸۸۔ الفالوذت، ابوابراہیم محمد، الموسوعۃ فی صحیح السیرۃ النبویۃ والعھد المکی، الصفا مکہ المکرّمۃ ، ۲۰۰۲ھ
۸۹۔ فرید عبدالحی شتلۃ ، منھج الرسول فی الدعوۃ الاسلامیۃ بعد الھجرۃ، کلیہ اصول دین جامعہ ازہر، ۱۹۷۷ء

۹۰۔ القحطانی، سعید بن علی بن وہب، الحکمة فی الدعوةالی الله تعالی، موسسة الجریسی، الریاض، ۱۴۱۳ھ

۹۱۔ القحطانی، سعید بن علی بن وہب، فقه الدعوة فی صحیح البخاری، ریاض، ۱۴۲۰ھ

۹۲۔ القریشی، خالد بن عبد اللہ، تربیة النبی ﷺ لاصحابه رضوان الله علیهم فی ضوء الکتاب والسنة، دار التربیة والتراث۔

۹۳۔ ممدوح عبد العزیز الھیاتمی، الدعوة فی عهد ها المکی، رسالة ماجستیر، جامعة الامام محمد بن سعود، ریاض، ۱۴۰۲ھ

۹۴۔ المکی، عبد المولی الطاہر، التخطیط للدعوة الاسلامیة دراسة تاصیلیة، رسالة ماجستیر، جامعة الامام محمد بن سعود، ریاض، ۱۹۹۵ء

۹۵۔ منیسی، سامیة عبد العزیز، الدکتور، اسلام نجاشی الحبشة و دوره فی صدر الدعوة الاسلامیة، دار الفکر العربی، قاہرہ ۲۰۰۱ء

۹۶۔ المخلف، محمد بن مخلف بن صالح، الحرب النفسیة فی صدر الاسلام العهد المدنی، رسالہ دکتورہ، جامعة الامام محمد بن سعود، ریاض، ۱۴۰۹ھ

۹۷۔ محمد ابراھیم الجیوشی، من وسائل الدعوة فی العهد المدنی، دار الطباعة المحمدیہ ۱۹۸۷ء

۹۸۔ محمد ابوزہرة، امام، الدعوة الی الاسلام، تاریخها فی عهد النبی والصحابة و التابعین، دار الفکر العربی قاہرہ، ۱۹۹۴ء

۹۹۔ محمد سجاد، رسول اکرم ﷺ کے طریق دعوت میں انسانی نفسیات کا لحاظ، رسالہ دکتورہ، بہاء الدین زکریا یونیورسٹی، ملتان ۲۰۰۵ء

۱۰۰۔ محمد بن سیدی بن الحبیب الشنقیطی، منهج الرسول فی دعوة اهل الکتاب، مکتبہ امین احمد سالم، المدینہ المنورہ، ۱۴۱۳ھ

۱۰۱۔ محمد بن صالح العثیمین، الاعتدال فی الدعوة

۱۰۲۔ محمد الغزالی، فقه السیرة، دار الکتب الحدیثة القاہرة، ۱۹۷۶

۱۰۳۔ محمد، عبد الواحد شلتوت، اهداف السرایا و البعوظ النبویة: دراسة فی الدعوة، جامعة از ہر ۲۰۰۳ء

۱۰۴۔ محمد عبد السمیع جاد، الوفود فی العهدالنبوی و اثرها فی الدعوة الاسلامیة،

۱۰۵۔ محمد نعمان محمد علی البعدانی، احوال النبی فی الدعوۃ و امر بالمعروف و نهی عن المنکر، ۱۴۲۱ھ
۱۰۶۔ محمد بن عبداللہ العمری، الدعوۃ الی اللہ بالمنہج الحسی فی السنۃ النبویۃ،، رسالۃ ماجستیر، جامعۃ الامام محمد بن سعود، ریاض،
۱۰۷۔ منیر محمد غضبان، دکتور، فقہ السیرۃ، جامعہ ام القرٰی، مکہ مکرمۃ ۱۴۱۰ھ
۱۰۸۔ منیر محمد غضبان، دکتور، المنہج الحرکی للسیرتۃ النبویۃ،
۱۰۹۔ المولوی، محمد سعید، المربی محمد ﷺ، مکتبۃ دار العروبۃ الصفاۃ، الکویت ۱۹۸۹ء
۱۱۰۔ مبارک پوری، صفی الرحمٰن، مولانا، الرحیق المختوم، المکتبہ السّلفیہ لاہور
۱۱۱۔ مصطفٰی السباعی دکتور، السیرۃ النبویۃ دروس و عبر، المکتب الاسلامی بیروت ۱۴۰۵ھ
۱۱۲۔ مصطفٰی بن عبدالرحمٰن البار، اتباع الھوی لدی المدعو فی العھد النبویؐ، رسالہ ماجستیر جامعۃ امام محمد بن سعود، ریاض، ۱۴۱۷ھ
۱۱۳۔ مودودی، سید ابوالاعلی، مولانا، سیرت سرور عالم، ادارہ ترجمان القرآن، لاہور، ۱۹۸۷ء
۱۱۴۔ مودودی، سید ابوالاعلی، مولانا، حکمت تبلیغ، ادارہ ترجمان القرآن لاہور
۱۱۵۔ نعیم صدیقی، مولانا، محسن انسانیت، تعمیر انسانیت، لاہور
۱۱۶۔ ندوی، سید سلیمان، علامہ، رسول اکرم ﷺ کا اسلوب تبلیغ، دعوہ اکیڈیمی، اسلام آباد، ۱۹۹۰ء
۱۱۷۔ ندوی، ابوالحسن علی، مولانا، تبلیغ و دعوت کا معجزانہ اسلوب، مجلس نشریات اسلام کراچی (س ن)
۱۱۸۔ ندوی، سراج الدین، مولانا، رسول خدا ﷺ کا طریق تربیت، اسلامک پبلیکیشنز لاہور، ۱۹۹۱ء
۱۱۹۔ ہاشم، عبدالرحمٰن ہاشم، الخطابۃ النبویۃ بین متطلبات الدعوۃ و سمات الابداع، ۱۹۸۲ء
۱۲۰۔ الھاشمی، عبدالحمید، الرسول العربی المربی ﷺ، دار الثقافۃ، دمشق، ۱۹۸۱ء
۱۲۱۔ الھمزاع، عبدالرحمٰن ناصر، الحرب النفسیۃ فی عصر النبوۃ، رسالہ ماجستیر، جامعۃ الامام محمد بن سعود، ۱۴۰۵ھ
۱۲۲۔ وحیدالدین خان، مولانا، پیغمبرؐ انقلاب، دار التذکیر، لاہور
۱۲۳۔ وحیدالدین خان، مولانا، مطالعہ سیرت، دار التذکیر، لاہور
۱۲۴۔ وھبۃ الزحیلی، دکتور، منھج الدعوۃ فی السیرۃ النبویۃ، دار المکتبی للطباعۃ والنشر، دمشق، ۱۴۲۰ھ

حوالہ جات وحواشی

(۱) النساء۴:۱۶۵

(۲) آل عمران۳:۱۱۰

(۳) محمد فواد عبدالباقی، المعجم المفہرس لالفاظ القرآن الکریم، طبع انتشارات اسلامی، تہران (س ن)

(۴) معجم المفہرس لالفاظ القرآن الکریم۔(بذیل مادہ)

(۵) قرآن حکیم میں دعوت وتبلیغ کے مفہوم میں کئی اصطلاحات بیان ہوئیں ہیں ان میں وصیت (العصر۱۰۳:۳) انذار (البقرہ ۲: ۲۱۳) تبشیر (الکہف ۵۶،الاحزاب ۳۳: ۴۵) امر بالمعروف ونہی عن المنکر (آل عمران۳:۱۱۰، ۱۰۴،التوبہ ۹: ۷۱) شھادۃ علی الناس (البقرہ۲:۱۴۳، الانعام ۶:۱۹، الاحزاب۳۳:۴۵) اظہار دین (التوبۃ۹:۳۳، الفتح ۴۸: ۲۸، الصّف ۶۱: ۹)، ان اصطلاحات پر سید جلال الدین عمری نے تفصیلی گفتگو کی ہے۔ ملاحظ ہو۔سید جلال الدین عمری، اسلامی احیاء اسلام کے لیے علمی تیاری کی اہمیت، سہ ماہی تحقیقات اسلامی، علی گڑھ انڈیا، ج۵ شمارہ ۱ جنوری۔مارچ ۱۹۸۶ص ۵۔۱۴

(۶) آل عمران۳:۱۱۰

(۷) آل عمران۳:۱۱۴

(۸) التوبۃ ۹:۷۱

(۹) **ترمذی، کتاب ابواب العلم، باب ما جاء فی الحث علی تبلیغ السماع ،حدیث نمبر ۲۶۵۷**

(۱۰) مولانا وحیدالدین خان کی رائے یہ ہے کہ کسی حدیث، فقہ،تاریخ کی کتاب میں آپ کو دعوت وتبلیغ کا باب نہیں ملے گا۔موجود کتب حدیث میں باعتبار ترتیب ہر قسم کے ابواب ہیں مگر دعوت وتبلیغ کا باب ان میں سرے سے موجود نہیں۔۔۔اسی طرح سیرت رسول ﷺ پر لکھی جانے والی کتابوں کو دیکھئے۔سیرت کی تقریباً تمام مستند کتابیں غزواتی پیٹرن پر لکھی گئی ہیں۔(مولانا وحیدالدین خان، فکر اسلامی، دارالتذکیر، لاہور۱۹۹۶ص ۶۰

(۱۱) ڈاکٹر یٰسین مظہر صدیقی صاحب کی رائے یہ ہے کہ
خفیہ تبلیغ کے زمانے کے مسلمانوں اور بالخصوص اولین مسلموں کا قبائلی، سماجی، مذہبی، تہذیبی اور عددی تجزیہ نہیں کیا جاتا۔۔۔علانیہ تبلیغ کے امر الٰہی کے بعد رسول اکرم ﷺ کی تبلیغی مساعی کا بیان وتجزیہ ابھی تک سیرت نگاروں کی تحریروں میں ادھورا اور تشنہ ہے۔۔۔تیرہ سالہ مکی عہد حیات کے نبوی اکتسابات، اسلامی کامیابیوں، مسلمانوں کی کل تعداد، جزیرہ نمائے عرب میں ان کے پھیلاؤ کا مطالعہ بھی تحقیق طلب ہے۔تفصیل کے ملاحظ ہو، ڈاکٹر یٰسین

مظہر صدیقی، سیرت نگاری کا صحیح منہج، سہ ماہی تحقیقات اسلامی علی گڑھ انڈیا، ج ۲۰ شمارہ ۴ اکتوبر۔ دسمبر ۲۰۰۱ ص۲۵۔۲۶

(۱۲) یوسف۱۲: ۱۰۸

(۱۳) سید جلال الدین عمری، احیاء اسلام کے لیے علمی تیاری کی اہمیت، سہ ماہی تحقیقات اسلامی، علی گڑھ انڈیا، ج ۵ شمارہ ا جنوری۔ مارچ ۱۹۸۶ ص ۵

(۱۴) اسلامی دعوتی واحیائی تحریکات نے اپنے کارکنان اور معاشرہ کی اصلاح وتربیت کے لئے وسیع لٹریچر تیار کیا۔ اس میں تفسیر وحدیث کے علاوہ ایسی کتابیں بھی شامل ہیں جن میں سیرت طیبہ کا مطالعہ دعوتی نقطۂ نظر سے کیا گیا ہے۔ مثال کے طور پر اردو میں سید جلال الدین عمری کی ''معروف ومنکر،، اور اصول دعوت،، سید مودودی کی ''سیرت سرور عالم'' اور'' حکمت تبلیغ،، نعیم صدیقی کی ''محسن انسانیت'' محمد یوسف اصلاحی کی '' داعی اعظم ﷺ، عربی میں فتحی یکن کی'' الاستیعاب فی حیاۃ الدعوۃ و الداعیۃ، اور'' المتساقطون علی طرق الدعوۃ،، مصطفیٰ السباعی کی :السیرۃ النبویۃ :دروس و عبر' الغزالی کی فقہ السیر ۃ،، کو پیش کیا جاسکتا ہے۔

(۱۵) مستشرقین نے بھی دعوت کو تحقیق کا موضوع بنایا ہے اس موضوع پر پروفیسر تھامس آرنلڈ (۱۸۷۸ء۔۱۹۳۰ء) کی معروف کتاب'' Preaching of Islam ہے۔ ۱۸۹۸ء میں عنایت اللہ دہلوی نے'' دعوت اسلام،، کے نام سے اس کا ترجمہ کیا۔ پروفیسر آرنلڈ نے دلائل کے ساتھ اسلام کی دعوتی تاریخ بیان کی ہے۔ اس کتاب کے دوسرے باب میں رسول اللہ ﷺ کی دعوت وتبلیغ کا ذکر ہے۔ اس کے علاوہ منٹگمری واٹ نے'' محمد ایٹ مکہ اور محمد ایٹ مدینہ،، میں بھی اشاعت اسلام کی تفصیلات بیان کی گئی ہیں۔

(۱۶) مسلم ممالک خصوصا عرب ممالک کی اسلامی جامعات میں شعبہ جات وکلیات دعوت و ارشاد وجود میں آئے ،سعودی عرب کی جامعہ ام القری، جامعہ مدینہ، جامعہ امام محمد بن سعود، اور دیگر جامعات نے دعوت وتبلیغ کی تاریخ، اصول دعوت اور سیرت طیبہ کے حوالے سے تحقیقی مقالات شائع کئے ان کی جامع فہرست کے ملاحظ ہو۔ دلیل الرسائل الجامعیۃ والبحوث المحکمۃ فی علم الدعوۃ الاسلامیۃ، www.dawabooks.com

(۱۷) مغرب میں مسلم دعاۃ اور مبلغین نے ایسے ادارے تشکیل دیے جنھوں نے نومسلموں کی تربیت کی اور غیر مسلموں میں اسلام کا پیغام حکمت سے پہنچایا۔ دعوہ ڈائریکٹری کے ملاحظ ہو، لطف الرحمٰن فاروقی، دعوۃ ڈائریکٹری، دعوہ اکیڈمی بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، اسلام آباد۔

(۱۸) الاحزاب۳۳: ۴۵

(۱۹) المائدۃ ۵: ۶۷

(۲۰) آل عمران۳: ۳۱

(۲۱) سیرت کی تمام کتب میں دعوت نبوی کے ابتدائی مراحل کا ذکر ہوتا ہے مگر بھرپور تحلیل و تجزیہ سے خالی۔

(۲۲) علامہ ابن قیم الجوری۔زاد المعاد فی ھدی خیر العباد، ج ا ص ۸۶

(۲۳) محمد ابوزھرہ، خاتم النبیین، دار الفکر، بیروت ۱۹۷۳ء

(۲۴) احمد شلبی، التاریخ الاسلامی والحضارۃ الاسلامیۃ، مکتبہ النھضہ المصریہ، قاہرہ ۱۹۷۰ء ج ا ص ۱۱۴

(۲۵) ڈاکٹر رؤف شلبی، **الدعوۃ الاسلامیۃ فی عھدھا المکی**، دار القلم، کویت، ۱۹۸۱ء ص ۲۹۸، ڈاکٹر صاحب کی رائے یہ ہے کہ ''النبوت،، مراحل دعوت میں شامل نہیں، کیونکہ پہلی وحی میں کوئی بھی آیت امر دعوت کی طرف نہیں، بلکہ ان میں آپ ﷺ کو قراءت کا حکم دیا گیا اور اللہ تعالی نے اپنے احسانات کا ذکر کیا ہے جو اس نے انسانوں پر کئے ہیں۔ڈاکٹر صاحب کی یہ بھی رائے ہے کہ مرحلہ ثانی اور ثالث یعنی رشتہ داروں کو دعوت اور قوم کو دعوت، حقیقت میں ایک ہی مرحلہ ہے۔ڈاکٹر شلبی نے مراحل دعوت نبویؐ کی تقسیم کو قرآن مجید سے اخذ کیا ہے اور لکھا ہے کہ یہ اصول وضوابط اس وقت مزید قوی ہوجاتے ہیں جب اس کی حدیث نبوی سے بھی توثیق ہو جاتی ہے۔الخصائص الکبری للسیوطی سے ایک روایت اخذ کی ہے۔آپ ﷺ نے فرمایا:

بعثت الی الناس کافة فان لم یستجیبوالی فالی العرب فان لم یستجیبوالی فالی قریش فان لم یستجیبوالی فالی بنی ھاشم فان لم یستجیبوالی فالی وحدی (امام جلال الدین سیوطی۔ **الخصائص الکبری**، ج ص **باب اختصاصه** ﷺ)

(۲۶) آخر میں اس موضوع پر جامع فہرست دے دی گئی ہے۔

(۲۷) ان میں سے بعض سیرت نگاروں نے مختصر اور بعض نے تفصیل سے لکھا ہے

(۲۸) سید ابوالاعلی مودودی، سیرت سرور عالمؐ، ادارہ ترجمان القرآن، لاہور ۱۹۷۸ ص ۱۴۷

(۲۹) مولانا صفی الرحمٰن مبارک پوری نے بھی سورہ مدثر کی ابتدائی آیات میں ،،تبلیغ کا حکم اور اُس کے مضمرات کے تحت عمدہ بحث کی ہے۔تفصیل کے ملاحظہ ہو۔مولانا صفی الرحمٰن مبارک پوری، الرحیق المختوم،، المکتبہ السّلفیہ، لاہور ۔ص ۱۰۴

(۳۰) رسول االلہ ﷺ نے خفیہ دعوت دی ؟ بعض سیرت نگار اس سے اختلاف کرتے ہیں۔ان کی رائے ہے کہ دعوت و تبلیغ کا کوئی خفیہ دور نہ تھا۔مولانا امین احسن اصلاحیؒ اور آپ کے شاگرد جناب خالد مسعود کی یہی رائے ہے۔ تفصیل کے لیے دیکھیے، خالد مسعود، حیات رسول امی ﷺ ص ۱۱۰ جناب طالب ہاشمی کی بھی یہی رائے ہے (ملاحظہ ہو، رحمت دارین ﷺ ص ۱۲۸)

(۳۱) سید ابوالاعلی مودودی، سیرت سرور عالمؐ، ادارہ ترجمان القرآن، لاہور ۱۹۷۸ ص ۱۵۴

(۳۲) مکی عہدِ نبوت میں دارِ ارقم کا مرکز بڑی اہمیت کا حامل ہے؛ جہاں رسول ﷺ قیام پذیر رہے۔قدیم سیرت

نگاروں کے ہاں اس کی دعوتی وتبلیغی حیثیت پر بہت کم لکھا گیا ہے۔ تاہم جدید سیرت نگاروں نے دارارقم پر تحقیقی مقالات شائع کئے ہیں۔ قاضی اطہر مبارک پوریؒ (۱۹۱۶ء۔۱۹۹۶ء) نے دارارقم پر ایک مقالہ لکھا۔ ملاحظہ ہو۔ خیر القرون کی درسگاہیں اوران کا نظام تعلیم وتربیت، اور مجموعہ مقالات، مآثر ومعارف۔ اس موضوع پر ڈاکٹر ظہور احمد اظہر کی کتاب ''دارِارقم تاریخ کے آئینے میں'' جنگ پبلیکیشنز، لاہور' ہے۔ اس میں انھوں نے دارِارقم کے مرکز ہونے اورحضرت ارقم بن ابی الارقمؓ کے حالاتِ زندگی بیان کئے ہیں اور اس بات کو واضح کیا ہے کہ دارِارقم اس جماعت کی تیاری اور تربیت کا مرکز تھا جس نے بعد میں عدل وانصاف قائم کرنا تھا اور قومی درجے پر ابوجہل وغیرہ کے نظام ظلم اور بین الاقوامی طور پر قیصر وکسریٰ کے نظام مٹانے تھے۔ حافظ عبدالرحمٰن نے ''مکی عہد نبوت میں دعوت وتربیت کا نظام۔ دارِارقم کے حوالے سے تحقیقی مطالعہ،، کے عنوان سے ایم فل کا تحقیقی مقالہ لکھا ہے (کلیہ عربی وعلوم اسلامیہ، علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی، اسلام آباد، ۲۰۰۶ء ص ۲۴۱، غیر مطبوعہ)

(۳۳) ڈاکٹر یٰسین مظہر صدیقی، سیرت نگاری اور مولانا مودودی، در[ابوالاعلی مودودی علمی وفکری مطالعہ، مرتبین رفیع الدین ہاشمی، سلیم منصور خالد، ادارہ معارف اسلامی لاہور، ۲۰۰۶ ص ۸۲ تا ۸۴

مولانا مودودی کو اولیت کا شرف حاصل ہے اور ڈاکٹر یٰسین مظہر صدیقی صاحب نے ان خطوط پر مکی مسلمانوں کی کل تعداد پر عمدہ تجزیہ پیش کیا ہے ملاحظہ ہو(مکی عہد نبوی میں مسلم آبادی۔ ایک تجزیاتی مطالعہ۔ سہ ماہی تحقیقات اسلامی علی گڑھ جلد ۶ شمارہ ۲ اپریل۔ جون ۱۹۸۷ء اسی طرح ڈاکٹر صاحب اپنی کتاب ''عہد نبوی میں تنظیم ریاست وحکومت کے اولین دوابواب میں قبائل میں اشاعت اسلام کی جامع تفصیلات جمع کر دی ہیں۔ ملاحظہ ہو ،ڈاکٹر یٰسین مظہر صدیقی، عہد نبوی میں تنظیم ریاست وحکومت ،نقوش رسول نمبر ج ۵

(۳۴) ڈاکٹر یٰسین مظہر صدیقی، سیرت نگاری اور مولانا مودودی، در[ابوالاعلی مودودی علمی وفکری مطالعہ، مرتبین رفیع الدین ہاشمی، سلیم منصور خالد، ادارہ معارف اسلامی لاہور، ۲۰۰۶ ص ۸۴ تا ۸۵

(۳۵) سیدابوالاعلی مودودی، سیرت سرور عالمؐ، ج ۲ ص ۱۶۵، ۱۶۶

(۳۶) سیدابوالاعلی مودودی، سیرت سرور عالمؐ، ج ۲ ص ۵۱۶

(۳۷) سیدابوالاعلی مودودی، سیرت سرور عالمؐ، ج ۲ ص ۵۱۵ تا ۵۳۲

(۳۸) سیدابوالاعلی مودودی، سیرت سرور عالمؐ، ج ۲ ص ۵۳۶

(۳۹) ڈاکٹر یٰسین مظہر صدیقی، سیرت نگاری اور مولانا مودودی، در ابوالاعلی مودودی علمی وفکری مطالعہ، مرتبین رفیع الدین ہاشمی، سلیم منصور خالد، ادارہ معارف اسلامی لاہور، ۲۰۰۶ ص ۵۹

(۴۰) مولانا صفی الرحمٰن مبارک پوری، الرحیق المختوم، المکتبہ السّلفیہ، لاہور ص ۱۰۷

(۴۱) حوالہ مذکور ص ۱۶۹، ۱۷۰

(۴۲) حوالہ مذکور ص ۲۴۳

(۴۳) حوالہ مذکور ص ۴۷۵

(۴۴) حوالہ مذکور ص ۶۱۳

(۴۵) پروفیسر ڈاکٹر الطیب برغُوث ،مَنھجُ النبی ﷺ فی حمایة الدعوة و المحافظة علی مُنجَزَا تِھا خِلال الفَترَةِ المکیة،المعھد العالمی للفکر الاسلامی، الولایات المتحدہ الامر یکیة،ط ۱ ص ۲

(۴۶) حوالہ مذکور ص ۳۰۲

(۴۷) ڈاکٹر یٰسین مظہر صدیقی صاحب نے سیرت طیبہ کی نئی جہات پر کتب سیرت تالیف کیں ہیں مثلا ۱۔عہد نبوی میں تنظیم ریاست وحکومت، ۲۔عہد نبوی کا نظام حکمرانی ،۳۔غزوات نبوی کی اقتصادی جہات،۴۔عہد نبوی کی ابتدائی مہمیں، ۵۔رسول اکرم ﷺ اور خواتین۔ایک سماجی مطالعہ، ۶۔عہد نبوی کا تمدن، ۷۔مکی عہد نبوت میں احکام کا ارتقاء، ۸۔مکی اسوہ نبوی مسلم اقلیتوں کے مسائل کا حل ۔ بنو ہاشم اور بنو امیہ کے معاشرتی تعلقات، ۹۔ وحی حدیث، ۱۰۔عبد المطلب ہاشمی ۔رسول اللہ ﷺ کے دادا۔

(۴۸) سیرت کے دعوتی پہلوؤں پر بھی آپ نے گراں قدر علمی وتحقیقی مقالات سپرد قلم کیئے ہیں جن میں (تاریخ اسلامی کے عہد ساز موڑ۔بعثت نبویؐ، پیغام الٰہی و دعوت، تبلیغ واشاعت اسلام، خفیہ تبلیغ کے عہد کا تجزیہ، یہ چار مقالات، نقوش، لاہور ۱۹۹۰، ۱۹۹۱، ۱۹۹۲، ۱۹۹۳، میں شائع ہوئے)اس کے علاوہ عہد نبوی کا مذہبی نظام، نبوی دعوت و سیرت اور قریشی مجالس، دعوتِ نبوی کے طریقے، کے عنوانات پر مقالات، سہ ماہی تحقیقات اسلامی، علی گڑھ میں شائع ہوئے،

(۴۹) ڈاکٹر یٰسین مظہر صدیقی، مکی اسوہ نبوی مسلم اقلیتوں کے مسائل کا حل، ص ۵۲

(۵۰) ایضاً ص ۵۵

(۵۱) ڈاکٹر یٰسین مظہر صدیقی، دعوت نبوی کے طریقے، سہ ماہی تحقیقات اسلامی، ج ۱۴ شمارہ ۲، اپریل۔جون ۱۹۹۵ء

(۵۲) پروفیسر محسن عثمانی ندوی نے دعوت واصول دعوت اور اسلامی دعوتی تحریکات پر مطبوعہ کتب کی ایک فہرست دی ہے ۔ملاحظہ ہو، دعوت اسلام، یونیورسل پیس فاؤنڈیشن، دہلی، ۲۰۰۱ ص ۲۹۷

(۵۳) مولانا امین احسن اصلاحی، دعوت دین اور اس کا طریق کار، انجمن خدام القرآن لاہور، ۱۹۷۶ء

(۵۴) قاری محمد طیب، اصول دعوت اسلام، ادارہ اسلامیات، لاہور، ۱۹۸۲ء

(۵۵) ،مولانا سید ابوالحسن علی ندوی، تبلیغ و دعوت کا معجزانہ اسلوب، مجلس نشریات اسلام، کراچی،

(۵۶) مولانا وحید الدین خان کی سبھی کتابوں میں دعوت واصول دعوت کے پہلوؤں پر تفصیلات ہوتی ہیں ۔سیرت پر خصوصا ملاحظہ ہو، پیغمبرِ انقلاب، اور مطالعہ سیرت، دار التذکیر، لاہور، ۱۹۹۹ء

(۵۷) مولانا حفظ الرحمٰن سیوھاروی، بلاغ مبین، امجد اکیڈمی لاہور، ۱۹۷۷ء
(۵۸) سید ابوالاعلی مودودی، حکمت تبلیغ، ادارہ ترجمان القرآن، لاہور،
(۵۹) مولانا سید جلال الدین عمری، اسلام کی دعوت، اسلامک پبلیکیشنز، لاہور، ۱۹۸۶ء
(۶۰) دکتور یوسف القرضاوی، ثقافة الداعية، الکویت، ۱۴۰۰ھ، دکتور عبدالکریم زیدان، اصول الدعوة، مکتبہ المنار ۱۴۰۱ھ، عبدالبدیع صقر، کیف ندعو الناس، الکویت ۱۴۰۳ھ، احمد غلوش احمد، الدعوة الاسلامية اصولها و وسائلها، القاهرہ، ۱۳۹۹ھ، فتحی یکن، مشکلات الدعوة و الداعية، بیروت، ۱۴۰۵ھ،
(۶۱) سید سلیمان ندوی، رسول اکرم ﷺ کا اسلوب تبلیغ، دعوہ اکیڈمی، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، اسلام آباد، ۱۹۹۰ء ص ۴۸
(۶۲) خالد علوی، ڈاکٹر، رسول اکرم ﷺ کا منہاج دعوت، دعوہ اکیڈمی، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، اسلام آباد، ۲۰۰۱
(۶۳) ان مقالات اور کتب کے مکمل کوائف مقالہ میں درج ہیں۔
(۶۴) صلاح عبدالفتاح الخالدی، الرسول المبلغ ﷺ، دارالقلم، دمشق، ۱۹۹۷،
رسول اکرم ﷺ کے مکاتیب، فرامین، معاہدات کے بارے میں جن ارباب سیر وتاریخ نے تحقیق وجستجو کی اور اس موضوع پر گرانقدر کتابیں تصنیف کیں ان میں چند کے اسماء گرامی درج ذیل ہیں۔
(۱) ابوجعفر محمد بن ابراہیم دیبلی، مکاتیب النبی ﷺ (اردو ترجمہ فرامین نبویؐ۔ از ڈاکٹر محمد عبدالشہید نعمانی،
(۲) حافظ شمس الدین محمد بن علی بن طولون، اعلام السائلین، امام ابن حدیدہ انصاری، المصباح المضی فی كتاب النبی الامی و رسله الی الملوك الارض من عربی و عجمی
(۳) صاحبزادہ محمد عبدالمنعم خان ٹونکی، رسالت نبویہ
(۴) ڈاکٹر محمد حمیداللہ، مجموعة الوثائق السياسة للعهد النبوی و الخلافة الرشدة
(۵) حفظ الرحمٰن سیوھاروی، بلاغ مبین، مکاتیب سید المرسلین۔
(۶) جاب محمد عبدالجلیل، فرمان نبوت
(۷) سید محبوب رضوی، مکتوبات نبوی
(۸) عون قاسم الشریف، دبلوماسية محمد ﷺ
(۹) ڈاکٹر نثار احمد فاروقی، الرسالات النبوية

☆☆☆☆☆☆☆☆☆